ہمسائیگی کے حقوق

مصنفہ
ام محمود الاشمونی

۲۸۱,٤
ش م - ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

❀❀❀ توجہ فرمائیں! ❀❀❀

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب............

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اپ لوڈ (UPLOAD) کی جاتی ہیں۔
- متعلقہ ناشرین کی اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

❀❀❀ تنبیہ ❀❀❀

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر
تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں

ٹیم کتاب وسنت ڈاٹ کام

webmaster@kitabosunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

ہمسائیگی کے حقوق

مصنفہ

ام محمود الاشمونی

دارالسلام
پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز
الریاض ہیوسٹن لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق اشاعت برائے دارالسلام محفوظ ہیں

دارالسّلام
پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز
الریاض ہیوسٹن لاہور

ہیڈ آفس : پوسٹ بکس:22743 الریاض:11416 سعودی عرب فون : 4043432-4033962 009661
فیکس:4021659 ای میل: Darussalam @ Naseej. Com.Sa

پاکستان : ① 50 لوئر مال نزد ایم۔ اے۔ او کالج لاہور فون:7232400 - 7240024 42 092
فیکس:7354072 ای میل: Daruslm @ Brain.Net.PK.

② رحمان مارکیٹ 'غزنی سٹریٹ' اردو بازار' لاہور فون:7120054 فیکس:7320703

امریکہ : پوسٹ بکس:79194' ہیوسٹن' ٹیکساس:77279' (یو ایس اے) فون: 9359206 713 001
فیکس:7220431 ای میل: Darsalam @ Dar - us - Salam. Com.

المکتبۃ السلفیۃ
۹۹۔۔۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر .....15074.....

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَازَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ۔

مجھے جبرائیل ہمیشہ ہمسائے کے (حقوق کے) متعلق وصیت کرتے رہے،
یہاں تک کہ میں نے خیال کیا،
ہوسکتا ہے انہیں وراثت میں حصہ دار بنا دیا جائے۔

صحیح بخاری، کتاب الادب، باب الوصاۃ بالجار ح: ۶۰۱۴

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ، وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ، وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ

قِيلَ: مَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟

قَالَ: الَّذِي لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ۔

اللہ کی قسم وہ مومن نہیں ہو سکتا، اللہ کی قسم وہ مومن نہیں ہو سکتا، اللہ کی قسم وہ مومن نہیں ہو سکتا۔

عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول کون؟

فرمایا: جس کے شر و فساد سے اس کا ہمسایہ امن میں نہ ہو۔

صحیح بخاری، کتاب الادب، باب اثم من لا یأمن جارہ بوائقہ ح ۶۰۱۶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

عرض ناشر 10
تقدیم 13
ہمسایہ خواتین سے حسن سلوک 16
پڑوسیوں کے حقوق 29
① پڑوسن کی مدد 34
② قرض حسنہ دینا 36
③ ضرورت پوری کرنا 39
④ عیادت کرنا 44
⑤ مبارک باد دینا 48
⑥ تعزیت کرنا 49
⑦ جنازے میں شرکت 52
⑧ بلند عمارت کی تعمیر 53
⑨ پکوان سے اذیت دینا 54
⑩ پھلوں کا تحفہ 56
اسلامی آداب 58
① حسن سلوک اور اختلاط سے اجتناب 58

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

② سلام کرنا 59
③ پاکیزہ کلام 60
④ اپنی پسند دوسروں کی پسند 61
⑤ امر بالمعروف و نہی عن المنکر 63
⑥ حق بات کی تائید 66
⑦ معذرت قبول کرنا 68
⑧ صلح کرانا 69
⑨ پڑوسی بہنوں سے محبت اور میل ملاقات 71
⑩ دعوت قبول کرنا 73
⑪ چھینک کا جواب دینا 74
⑫ قسم کو سچا کرنا 74
⑬ عزت و احترام کرنا 76
⑭ پڑوسی بہن کی طرف سے اذیت پر صبر کرنا 76
⑮ احسان کے بدلے احسان 77
⑯ گالی گلوچ نہ کرنا 78
⑰ عار دلانے اور کسی پر ہنسنے سے پرہیز 79
⑱ حسد سے اجتناب 80
⑲ بدگمانی سے بچنا 81

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۰) مذاق نہ اڑانا 82
(۲۱) قطع تعلق نہ کرنا 82
(۲۲) غیبت سے اجتناب 83
(۲۳) تکبر سے اجتناب 84
(۲۴) فریب و دھوکہ بازی سے احتراز 85
(۲۵) ٹوہ میں پڑنے سے بچنا 86
(۲۶) منافقت سے دور رہنا 86
(۲۷) راز فاش نہ کرنا 88
(۲۸) پردہ پوشی کرنا 89
(۲۹) تہمت اور الزام لگانے سے اجتناب 89
(۳۰) حقیر نہ جاننا 91
(۳۱) اذیت نہ دینا 92
(۳۲) ہمسایہ کے بچوں کو تکلیف نہ دینا 94
(۳۳) بلا اجازت کوئی چیز لینے کی ممانعت 94

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض ناشر

انسان فطری طور پر معاشرتی زندگی گزارتا ہے اور معاشرے کے ایک اہم رکن کی حیثیت سے بہت سی ذمہ داریاں قبول کرتا ہے۔ دین اسلام نے ان ذمہ داریوں کو احسن طریقے سے انجام دینے کے لئے بہت سے اصول وضوابط مقرر کئے ہیں تاکہ ایک ایسا پر امن' فلاحی' اسلامی معاشرہ وجود میں آئے جس میں ہر کسی کے حقوق کی ضمانت مہیا کی گئی ہو۔ انہی ذمہ داریوں میں ہمسائے کے حقوق بہت اہمیت کے حامل ہیں' جن کو ادا کئے بغیر پر امن معاشرے کے قیام کا تصور محال ہے۔

سورۃ النساء آیت ۳۶ میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے والدین اور قرابت داروں کے بعد پڑوسیوں کے حقوق کا تذکرہ کیا ہے۔ جس میں قرابت دار ہمسائے اور اجنبی ہمسائے کے الگ الگ حقوق واضح کئے ہیں۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث بہت معروف ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے جبریل ہمیشہ ہمسائے کے متعلق وصیت فرماتے رہے' یہاں تک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ میں نے خیال کیا کہ عنقریب وہ اسے ترکہ میں وارث بنا دیں گے۔" (صحیحین)

اور یہ حدیث کہ "جو شخص اپنے پڑوسی کی طرف سے اہل و مال پر خوف محسوس کرتے ہوئے اپنا دروازہ بند کر لے تو اس کا پڑوسی مومن نہیں۔" (طبرانی) ہمسائے کے حقوق کی اہمیت کے سلسلے میں حرف آخر کی حیثیت رکھتی ہے۔ چنانچہ ان تمام اخلاقی اور قانونی ضوابط سے آگاہ ہونا ہر مسلمان مرد و عورت کے لئے انتہائی ضروری ہے۔

ام محمود الاشمونی ایک معروف عرب مصنفہ ہیں جنہوں نے "اسلامی آداب زندگی" کے حوالے سے اصلاح معاشرہ پر گراں قدر کتابیں تحریر کی ہیں۔ حقوق ہمسائیگی میں خواتین کے حوالے سے ان کا رسالہ "سلوک الاخت المسلمہ مع الجیران" بہت اہمیت کا حامل ہے۔ دارالسلام نے اس رسالہ کا اردو ترجمہ عامتہ الناس کی اصلاح کے پیش نظر شائع کرنے کا اہتمام کیا ہے تاکہ عصر حاضر میں روز افزوں معاشرتی انحطاط کی اصلاح اور حسن معاشرت کے قیام میں مثبت کردار ادا کیا جا سکے۔

دارالسلام کا منہج قرآن و سنت کی دعوت اور حسن معاشرت کی فضا قائم کرنا ہے جس کے لئے بساط بھر کوشش کی جاتی ہے۔ یہ کتاب بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ ہم اس مقصد میں کہاں تک کامیاب ہوئے ہیں' اس سلسلے میں قارئین کی رائے کا انتظار رہے گا۔ میں ام محمود الاشمونی' دارالسلام کے شعبہ تصنیف و تالیف اور ترجمہ و تزئین کا ممنون ہوں جن کی مخلصانہ جدوجہد سے ایسی اصلاحی کتاب تیار ہوئی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس عمل کو شرف قبولیت بخشے۔ اسے اصلاح معاشرہ کے لئے ایک سنگ میل اور ہمارے لئے دین و دنیا میں باعث برکت بنا دے۔ وما توفیقی الا باللہ توکلت وھوالعزیز۔

خادم قرآن و سنت
عبدالمالک مجاہد
مدیر دارالسلام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقدیم

تمام حمد و ثنا اللہ ہی کو سزاوار ہے۔ ہم اسی کی بڑائی بیان کرتے' اسی سے مدد مانگتے اور اسی سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرتے ہیں۔ اسی سے اپنے نفس کی شرارتوں اور برے کاموں سے پناہ مانگتے ہیں۔

میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ ﴿١٠٢﴾﴾ (آل عمران۳/ ۱۰۲)

"اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم اسلام پر ہو۔"

دوسری جگہ فرمایا:

﴿يَاأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ﴿١﴾ (النساء٤/ ١)

"اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک ہی جان سے پیدا کیا اور اسی کی جنس سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں سے بہت سارے مرد اور عورتیں پھیلا دیں۔ اور ڈرو اس اللہ تعالیٰ سے جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنے حق مانگتے ہو اور ڈرو قطع رحمی سے۔ بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری نگرانی کر رہا ہے۔"

سورہ احزاب میں فرمایا:

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ﴿٧٠﴾ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ﴿٧١﴾ (الأحزاب٣٣/ ٧٠-٧١)

"اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور درست بات کہو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سدھار دے گا اور تمہارے گناہوں کو بخشے گا۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کی۔"

دینی بہنوں کے لئے 'اسلامی زندگی کے آداب' کے حوالے سے میں اس سے قبل مختلف موضوعات پر اپنی حقیر کوششیں پیش کر چکی ہوں۔ یہ کتاب بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ اس میں ہم نے ان اسلامی تعلیمات کو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے جو پڑوسیوں کے حقوق کے ضمن میں مسلم بہنوں پر واجب ہوتی ہیں۔

یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ پڑوسیوں کے تعلق سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلم بہنوں پر بے شمار حقوق عائد ہوتے ہیں۔ ہماری مسلم بہنیں ان حقوق کو کما حقہ ادا کر کے جہاں ایک طرف ایمان کی دنیا میں بلند درجات حاصل کر سکتی ہیں تو دوسری طرف ان حقوق کو پامال کر کے یا ان سے غافل رہ کر اپنی عاقبت خود اپنے ہاتھوں خراب بھی کر سکتی ہیں۔ نعوذ باللہ من ذلک۔

ام محمود الاشمونی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمسایہ خواتین سے حُسنِ سلوک

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی عرض گزار ہوا:

«يَارَسُوْلَ اللهِ! إِنَّ فُلاَنَةَ تُكْثِرُ مِنْ صَلاَتِهَا، وَصَدَقَتِهَا، وَصِيَامِهَا غَيْرَ أَنَّهَا تُؤْذِيْ جِيْرَانَهَا بِلِسَانِهَا، قَالَ: «هِيَ فِيْ النَّارِ» قَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ! فَإِنَّ فُلاَنَةَ يُذْكَرُ مِنْ قِلَّةِ صِيَامِهَا، وَأَنَّهَا تَتَصَدَّقُ، بِالأَثْوَارِ مِنَ الأَقِطِ وَلاَ تُؤْذِيْ جِيْرَانَهَا قَالَ: «هِيَ فِي الْجَنَّةِ»(البخاري، الأدب المفرد، وابن حبان والحاكم وأحمد والبيهقي)

"یا رسول اللہ! فلاں عورت کا بہت نمازیں پڑھنے' روزہ رکھنے اور خیرات کرنے کا چرچہ ہے مگر وہ اپنی زبان سے اپنے ہمسائے کو تکلیف دیتی ہے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ وہ جہنمی ہے۔ (پھر) عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول فلاں عورت کم روزے رکھنے' کم صدقہ دینے اور کم نمازیں پڑھنے میں مشہور ہے' وہ پنیر کے ٹکڑے ہی خیرات کرتی ہے لیکن زبان سے اپنے ہمسائے کو تکلیف نہیں پہنچاتی۔ فرمایا کہ وہ جنتی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔"

اس حدیث کو پڑھ کر آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ کس طرح اس عورت کی ساری نمازیں، روزے اور تہجد کی نفلی نمازیں بیکار چلی گئیں۔ یہاں تک کہ وہ جہنم رسید کر دی گئی۔ محض اس وجہ سے کہ وہ اپنے پڑوسیوں کے ساتھ بد اخلاقی سے پیش آتی اور ان کو اذیت دیتی تھی۔ وہ اپنے طور پر یہ سمجھ بیٹھی تھی کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور جدوجہد الگ چیز ہے اور لوگوں کے ساتھ معاملات کرنا الگ۔ ان دونوں کا ایک دوسرے سے کوئی تعلق نہیں اور اگر انسانوں کے ساتھ معاملات میں کوتاہی کی جائے تو اس سے عبادات پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

بعد کے ادوار میں کچھ ایسے لوگ بھی سامنے آئے جن کا ایمان ان کے سینوں سے اسی طرح نکل چکا تھا جس طرح کمان سے تیر۔ چنانچہ انھوں نے کہا کہ ایمان کے ساتھ گناہ کوئی نقصان نہیں پہنچاتا اور کفر کے ساتھ اطاعت کا کوئی فائدہ نہیں۔ کیا ان لوگوں نے مذکورہ عورت کی حالت پر غور نہیں کیا جو شب و روز نماز، روزہ، صدقہ اور تہجد میں گزارتی تھی لیکن پڑوسیوں کے ساتھ بد سلوکی کرتی تھی اور آخر کار جہنم کی مستحق ٹھہری؟

مجھے نہیں معلوم کہ وہ عورت اور یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی حدیث کیسے فراموش کر بیٹھے جس میں آپ نے بتایا کہ مفلس کون ہے۔

«فَقَالَ لأَصْحَابِهِ ذَاتَ يَوْمٍ: «أَتَدْرُوْنَ مَنِ الْمُفْلِسُ»؟ قَالُوْا: اَلْمُفْلِسُ فِيْنَا، مَنْ لاَ دِرْهَمَ لَهُ وَلاَ مَتَاعَ فَقَالَ: «إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِيْ يَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ، وَيَأْتِي وَقَدْ شَتَمَ هٰذَا، وَقَذَفَ هٰذَا، وَأَكَلَ مَالَ هٰذَا، وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا، وَضَرَبَ هٰذَا، فَيُعْطَى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ، أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ»

(مسلم٤/ ١٩٩٧، والترمذي٢٤١٨ والبيهقي٦/ ٩٣)

"ایک دن رسول اللہ ﷺ نے صحابہؓ سے پوچھا' کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ عرض کیا گیا کہ ہم میں مفلس وہ ہے جس کے پاس درہم یا دینار اور مال و متاع نہ ہو۔ فرمایا کہ میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے روز نماز' روزے اور زکوٰۃ کے ساتھ آئے گا لیکن اس نے گالی دی ہو گی' کسی پر تہمت لگائی ہو گی' کسی کا مال کھایا ہو گا کسی کا خون بہایا ہو گا اور کسی کو پیٹا ہو گا۔ پس اس کی نیکیوں میں سے اسے اور اسے دے دیا جائے گا۔ اگر اس کی نیکیاں سب کے حقوق پورے ہونے سے پہلے ختم ہو گئیں تو باقی لوگوں کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیے جائیں گے۔ پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔"

اس حدیث میں جس مفلس کا تذکرہ ہے' وہ صرف اپنے برے اخلاق کی وجہ سے جہنم رسید کیا گیا۔ مجھے حیرت ہے کہ یہ لوگ کیسے بھول گئے کہ اخلاق حسنہ کا ہمارے دین میں ایک عظیم مقام ہے! خود نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

«إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ»

"میں اخلاق حسنہ کو مکمل کرنے کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تبارک و تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی تعریف میں فرمایا:

﴿ نٓ ۚ وَٱلْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ ﴿١﴾ مَآ أَنتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ ﴿٢﴾ وَإِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَمْنُونٍ ﴿٣﴾ وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ﴿٤﴾ ﴾

(القلم٦٨/ ١ـ٤)

"نون۔ اور قسم ہے قلم کی اور اس چیز کی جو وہ (فرشتے) لکھتے ہیں کہ تم اپنے رب کے فضل سے کوئی دیوانے نہیں ہو اور تمہارے لئے یقیناً ایک کبھی نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔ اور تم ایک اعلیٰ کردار پر ہو۔"

بے شک یہ اعلیٰ اور ارفع اخلاق ہی ہے جو انسان کو اعلیٰ مرتبے پر فائز کرتا ہے اور جنت میں بلند مقام دلائے گا۔ ہمارے نبی محمد ﷺ اور آپ سے قبل جتنے بھی انبیاء گزرے وہ سب کے سب اعلیٰ اخلاقی قدروں سے آراستہ تھے۔ چنانچہ وہ رہتی دنیا تک انسانوں کے لئے ہدایت اور رہنمائی کے روشن ستارے بن گئے۔ آج بھی انسانیت ان کی اتباع کرنے کی کوشش کرتی ہے اور ابد تک ان کو زندگی کا بہترین نمونہ تسلیم کرتی رہے گی۔

پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ محض ایک ترغیب یا استجاب کا معاملہ نہیں بلکہ یہ تکمیل ایمان کی لازمی شرط' اور انسان کے صالح اور متقی ہونے کی دلیل بھی ہے۔ ملاحظہ ہو وہ حدیث جس کی روایت بخاری اور مسلم دونوں نے کی ہے:

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ـ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ـ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ، وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ، وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ!» قِيْلَ: مَنْ يَارَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: «اَلَّذِيْ لَا يَأْمَنُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ»(متفق علیہ)

"ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کی قسم مومن نہیں ہوتا' اللہ کی قسم مومن نہیں ہوتا' اللہ کی قسم مومن نہیں ہوتا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ کون؟ فرمایا۔ جس کی شرارتوں سے اس کا ہمسایہ امن میں نہ ہو۔"

پڑوسی کے معاملے میں اس حدیث کے علاوہ اور احادیث بھی ہیں جن سے یہ علم ہوتا ہے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ حضرت جبریل علیہ السلام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس برابر بھیجتے رہے کہ وہ آپ کو پڑوسی کے حقوق کی حفاظت اور ان کی ادائیگی کی تلقین کریں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

«قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ»(متفق علیہ)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے جبریل ہمیشہ ہمسائے کے متعلق وصیت کرتے رہے' یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ عنقریب وہ اسے وارث بنا دیں گے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بیان کہ مجھے جبریل ہمیشہ وصیت کرتے رہے' اس بات پر دلالت ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے یہ وصیت بار بار مختلف موقعوں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمائی۔ چنانچہ بار بار کی تلقین کے نتیجے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گمان ہو چلا کہ عنقریب پڑوسی کو میراث میں شامل کرنے کا حکم آجائے گا۔

کیا اب اس کے بعد بھی کسی وضاحت کی ضرورت باقی رہ جاتی ہے کہ مسلم معاشرے میں پڑوسی کا کیا مقام ہے اور ایک پڑوسی کے دوسرے پڑوسی پر کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقوق ہیں؟ جی ہاں! پہلی اور آخری بات جس کا جاننا ہمارے لئے ضروری ہے' وہ یہ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے پڑوسی کے تعلق سے کیا حکم نازل فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ملاحظہ ہو:

﴿ وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا ﴿٣٦﴾ ﴾ (النساء٤/ ٣٦)

"اور اللہ تعالیٰ ہی کی بندگی کرو اور کسی چیز کو بھی اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور والدین' قرابت دار' یتیم' مسکین' قرابت دار پڑوسی' بیگانہ پڑوسی' ہم نشین' مسافر اور اپنے مملوک کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اللہ تعالیٰ اترانے اور بڑائی پر فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔"

اس آیت کی تفسیر میں قرطبی لکھتے ہیں:

"رہا پڑوسی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے تحفظ' اس کے حقوق کی ادائیگی اور کتاب و سنت کے مطابق ان کی طرف سے عائد ہونے والی ذمہ داریوں سے عہدہ برا ہونے کا حکم دیا ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ والدین اور قرابت داروں کے بعد اس کا تذکرہ کیا گیا ہے۔"

چنانچہ فرمایا:

"والجار ذی القربیٰ" یعنی قرابت دار پڑوسی' "والجار الجنب" یعنی اجنبی پڑوسی۔ اور یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوا کہ ہر پڑوسی کے ساتھ سلوک کا حکم ہے خواہ وہ پڑوسی مسلم ہو یا کافر اور یہی صحیح رائے ہے۔ البتہ احسان "ہمدردی اور اخوت" کے مفہوم میں بھی ہو سکتا ہے' اور "حسن معاشرت' اذیت رسانی سے اجتناب اور خود کو اذیت سے بچانے" کے مفہوم میں بھی لیا جا سکتا ہے۔ دونوں ہی صورتوں میں پڑوسی کے ساتھ احسان کرنا ہے۔ لیکن مسلم اور کافر کے مطابق احسان کے بعض پہلوؤں کو بعض پر فوقیت دینا ہو گی۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے:

«قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ»(متفق علیہ)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ہمیشہ جبریل مجھے ہمسائے کے متعلق وصیت کرتے رہے' یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ عنقریب وہ اسے وارث بنا دیں گے۔"

اور ابو شریح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«وَاللهِ لاَ يُؤْمِنُ، وَاللهِ لاَ يُؤْمِنُ، وَاللهِ لاَ يُؤْمِنُ!» قِيْلَ: مَنْ يَارَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: «اَلَّذِي لاَ يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ»(متفق علیہ)

"اللہ کی قسم وہ مومن نہیں ہوتا' اللہ کی قسم وہ مومن نہیں ہوتا' اللہ کی قسم وہ مومن نہیں ہوتا۔ عرض کیا گیا' یا رسول اللہ کون؟ فرمایا' جس کی شرارتوں سے اس کا ہمسایہ امن میں نہ ہو۔"

ان دونوں حدیثوں کا متن ہر پڑوسی کے لئے عام ہے خواہ وہ کافر ہو یا مسلم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرد ہو یا عورت۔ ملکی ہو یا غیر ملکی۔ ہم زبان ہو یا غیر زبان۔ آپ نے تین بار قسم کھا کر اس کو اذیت نہ دینے کا حکم فرمایا۔ اور یہ کہ جو کوئی پڑوسی کو اذیت دیتا ہے اس کا ایمان کامل نہیں ہو سکتا۔

مسلم بہن! آپ نے دیکھا کہ ہماری شریعت میں پڑوسی کی کیا اہمیت ہے۔ چنانچہ ہر مسلم بہن کو چاہیے کہ وہ خبردار رہے کہ کہیں وہ دانستہ یا نادانستہ اپنی پڑوسن کو ایذا رسانی کا سبب نہ بن جائے۔ بیشتر مواقع ایسے آتے ہیں کہ صبر کا دامن ہاتھ سے چھوٹ جانے کا امکان ہوتا ہے۔ شیطان بھی نئے نئے روپ میں سامنے آتا اور مسائل کے وسوسوں سے انسان کو فتنے میں مبتلا کرنا چاہتا ہے لیکن مسلم بہنیں طے کر لیں کہ خواہ کچھ بھی ہو' اللہ تبارک و تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے احکام کی نافرمانی نہیں کریں گے بلکہ کما حقہ ان کی اتباع کر کے دنیا اور آخرت کو سنوارنا اور ان کو راضی کرنا ہی ہمارا نصب العین ہو گا۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

«اَلْجِيْرَانُ ثَلَاثَةٌ: فَجَارٌ لَّهُ ثَلَاثَةُ حُقُوقٍ، وَجَارٌ لَهُ حَقَّانِ وَجَارٌ لَهُ حَقٌّ وَّاحِدٌ، فَأَمَّا الْجَارُ الَّذِي لَهُ ثَلَاثَةُ حُقُوقٍ: فَالْجَارُ الْمُسْلِمُ الْقَرِيبُ، لَهُ حَقُّ الْجِوَارِ وَحَقُّ الْقَرَابَةِ وَحَقُّ الإِسْلَامِ. وَالْجَارُ الَّذِي لَهُ حَقَّانِ: فَهُوَ الْجَارُ الْمُسْلِمُ، فَلَهُ حَقُّ الإِسْلَامِ وَحَقُّ الْجِوَارِ. وَالْجَارُ الَّذِي لَهُ حَقٌّ وَّاحِدٌ: هُوَ الْكَافِرُ لَهُ حَقُّ الْجِوَارِ»

”پڑوسی تین طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جس کے تین حقوق بنتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ دوسرا وہ جس کے دو اور تیسرا وہ جس کا صرف ایک حق ہوتا ہے۔ تین حقوق والا مسلم' قرابت دار پڑوسی ہے۔ اس کو پڑوس' قرابت اور اسلام کا حق ملے گا۔ دو حقوق والا پڑوسی وہ ہے جو مسلم ہو۔ اسے اسلام کا اور پڑوس کا حق ہے۔ ایک حق والا پڑوسی کافر پڑوسی ہے۔ اسے صرف پڑوس کا حق حاصل ہو گا۔"

قبل اس سے کہ ہم پڑوسیوں کے ساتھ مسلم بہنوں کے برتاؤ کا تفصیلی بیان شروع کریں' بہتر معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ آیت واعبدوا اللہ . . الی آخر سے متعلق سید قطب شہید رحمہ اللہ کی تفسیر (فی ظلال القرآن) کا ایک جز اپنی بہنوں کے سامنے پیش کریں۔

وہ مذکورہ آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: "یہ دراصل معاشرے کو جاہلانہ بے راہ رویوں سے پاک کر کے نئی اسلامی سوسائٹی کی تشکیل اور اس کے اعلیٰ معیار کی تنظیم اور تعمیر کی تعلیم ہے۔ ساتھ ہی مدینے کے اہل کتاب یعنی یہودیوں سے ہوشیار رہنے کی تنبیہ ہے' جن کی سوسائٹی ہر خرابی اور بگاڑ کی آماجگاہ تھی۔ وہ چاہتے تھے کہ یہ خرابیاں اسلامی معاشرہ میں بھی پیدا کر دی جائیں اور جو اسلامی معاشرہ اعلیٰ اخلاقی اقدار' باہمی تعاون' مواخات و بھائی چارے کی روح سے مزین ہو کر پروان چڑھ رہا ہے' اس کا گلا گھونٹ دیا جائے۔"

ان معاشرتی تعلیمات کے بیان کا آغاز اس بنیاد پر کیا گیا جس پر اسلامی معاشرے کی عمارت کھڑی ہو گی یعنی توحید خالص۔ عقیدہ توحید جو اسلامی معاشرے کے اندر زندگی کے سارے گوشوں میں اعلیٰ اقدار کی نشو ونما میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے' دراصل اسلامی معاشرہ کی سنگ بنیاد ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پچھلی آیات میں ہم نے مطالعہ کیا کہ عائلی اور معاشرتی تنظیم سے متعلق اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کیا احکام صادر فرمائے اور کیا تعلیمات سکھائیں' جن سے خاندان کی تنظیم ہو اور خاندانی رشتوں کو محفوظ رکھا جائے۔ خاندانی تعلقات کی کس طرح آبیاری ہو کہ وہ ٹوٹ پھوٹ اور انحطاط سے بچ سکیں۔

ان تعلیمات کے بعد اب اگلی آیات میں جو سبق دیا جا رہا ہے وہ اسلامی معاشرے میں عام انسانی تعلقات و روابط سے متعلق ہے اور یہ موضوع خاندانی موضوع سے وسیع تر بلکہ صحیح معنوں میں معاشرے کے سارے انسانوں پر محیط ہے۔

سب سے پہلے والدین کا تذکرہ کیا گیا اور ان سے اعلیٰ تعلقات استوار کرنے اور عقیدت و احترام کے جذبات کو فروغ دینے کی بات کہی گئی۔ پھر اس "احسان" کی روح کو انفرادی اور معاشرتی تعلقات پر محیط کرنے کا حکم دیا گیا۔ والدین پر محبت و الفت نچھاور کرنے کی جو تلقین اور اپنے گھر اور خاندان کے ماحول کو پیار و محبت کی خوشبوؤں سے معطر کرنے کی جو ترغیب پہلے مرحلے میں بیان کی گئی گویا اب اسی تعلیم کو ساری انسانیت کے لئے وسیع کرنے کا حکم دیا گیا۔

مذکورہ احکام میں جہاں ایک طرف قریبی خاندانی روابط کو مضبوط بنیادوں پر استوار کرنے کا تذکرہ ہوا' وہاں پوری بنی نوع انسان کے خاندان پر بھی انہی تعلیمات کا اطلاق کر دیا گیا۔ اس ضمن میں اعلیٰ و ارفع معیار اور ضابطے مقرر کئے گئے۔ چنانچہ آغاز توحید کے بیان سے ہوا جو ساری اخلاقی اور انسانی اقدار کا سرچشمہ ہے' جس کی بنیاد پر ہی صحیح اسلامی معاشرے کی تکمیل عمل میں آسکتی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اسی لئے انسان کے افکار و جذبات اور ساری سرگرمیوں کو اللہ تبارک تعالیٰ کی عبادت سے مربوط کر دیا گیا جو ایک مسلمان کی زندگی کا مقصد اور نصب العین ہے۔

مذکورہ آیت اور پچھلی آیات کے تناظر میں وہ مزید لکھتے ہیں: "اللہ تعالیٰ پر پختہ عقیدے ہی سے وہ سارے بنیادی تصورات جن کا تعلق کائنات' زندگی اور انسانوں سے ہے' جنم لیتے ہیں۔ یہ وہ تصورات ہیں جن کے اوپر اجتماعی' معاشی' سیاسی' اخلاقی اور عالمی نظام کا ڈھانچہ کھڑا ہوتا ہے اور یہ تصورات انسانی زندگی کے تمام شعبوں میں باہمی تعلقات کا سنگ میل بنتے ہیں۔ یہی تصورات فرد کے ضمیر اور سوسائٹی کے شعور کی تعمیر کرتے ہیں۔ توحید کا یہی تصور انسان کے سارے معاملات کو عبادت بنا دیتا ہے کیونکہ اسی عقیدے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا تصور ہر آن' ہر معاملے میں انسان کے دل و دماغ میں تازہ رہتا ہے اور وہ اس کے بتائے ہوئے طور طریقوں پر اپنی زندگی سنوارتا ہے۔ عبادات دراصل انسان کے سارے معاملات کے لئے بنیاد کا کام دیتی ہیں۔ انسان اپنے ضمیر اور اپنی زندگی کے ہر عمل کو اسی توحید کے آئینے میں سنوارتا ہے۔ انجام کار پوری انسانی زندگی ایک مضبوط وحدت بن جاتی ہے۔ یہ وحدت اللہ تعالیٰ کی شریعت کی پیروی کے نتیجے میں ہی وجود میں آتی ہے۔ انسانی زندگی کے سارے معاملات کو روشنی اور حرارت اسی سے ملتی ہے۔ اس طرح گویا انسان کی پوری زندگی۔۔ ابتدا اور انتہا۔۔ اللہ تعالیٰ کی ذات سے مربوط ہو جاتی ہے۔

والدین' اقربا اور دوسرے لوگوں کے ساتھ احسان کرنے کی صفت اسلامی عقیدے کی ایک نمایاں خصوصیت ہے۔ یہی خصوصیت انسان کو اللہ تعالیٰ کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وحدانیت کے اقرار اور عبادت سے مربوط کرتی ہے۔ پھر اسی عبادت اور توحید کے عقیدے کو قریبی رشتہ داروں اور پھر پوری انسانیت سے تعلق استوار کرنے کے لئے دستور کی حیثیت رکھتی ہے۔

پہلے والدین کے ساتھ احسان کرنے کا حکم دیا گیا پھر اس کو رشتہ داروں تک وسیع کر دیا' پھر اس میں یتیموں اور مسکینوں کو شامل کر لیا گیا۔ خواہ وہ پڑوس میں نہ ہوں اور دور رہتے ہوں کیونکہ وہ اس بات کے زیادہ مستحق ہوتے ہیں کہ ان کی دادرسی اور دیکھ بھال کی جائے۔ اس کے بعد رشتہ دار پڑوسی اور اجنبی پڑوسی کو اس حکم میں شامل کیا گیا اور ان دونوں کو ہم نشین دوستوں سے پہلے ذکر کیا کیونکہ پڑوسی ہمیشہ کا ساتھی ہے جب کہ دوست و احباب سے ملاقات وقفے وقفے سے ہوتی ہے۔ اس کے بعد ہم نشین دوست کا تذکرہ ہوا جو قیام اور سفر کا ساتھی ہوتا ہے۔ اس کے بعد مسافر کا ذکر کیا گیا یعنی وہ شخص جو اپنے اہل و عیال اور مال سے دور حالت سفر میں ہو۔ آخر میں ان لوگوں کا تذکرہ ہوا جن کو گردش زمانہ نے غلام بنا دیا ہو۔ وہ کیوں نہ اس احسان کے حکم میں شامل ہوں آخر وہ بھی تو اس بڑے انسانی خاندان ہی کے افراد ہیں۔

ان سب لوگوں سے بھلائی کا معاملہ کرنے کے حکم کے ساتھ ساتھ فخر و غرور' بخل اور کنجوسی' کتمان نعمت اور انفاق میں نود و نمائش کی بیخ کنی بھی کی اور اس کا سبب یہ بتایا کہ یہ قبیح خصلتیں دراصل اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان نہ لانے' شیطان اور اس کے حواریوں کی پیروی کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہیں۔

اس تفصیلی بحث سے ہماری دینی بہنوں کے سامنے یہ بات کھل کر سامنے آگئی کہ والدین' اقرباء' یتامیٰ' مساکین اور پڑوسیوں کے ساتھ احسان اور بھلائی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا سرچشمہ دراصل اللہ وحدہ پر ایمان لانے' صرف اسی کی عبادت کرنے اور ہر چھوٹے بڑے معاملات میں اس کی کامل اطاعت میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے بے شمار طریقے اور لاتعداد شکلیں ہیں جن میں ایک نمایاں شکل یہ ہے کہ پڑوسیوں کے ساتھ احسان کی روش اپنائی جائے۔ اب آپ خود فیصلہ کرلیں کہ آپ کا پڑوسنوں کے ساتھ برتاؤ کس نہج اور کس طرح کا ہونا چاہیے کہ آپ کا شمار اللہ تعالیٰ کی مطیع و فرمانبردار بندیوں میں ہو اور دونوں جہاں میں آپ اجر و ثواب کی مستحق ٹھہریں۔

پڑوسیوں کے ساتھ احسان کے عملی طور طریقے کیا ہیں' آئندہ فصل میں ہم ان کی وضاحت کریں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑوسیوں کے حقوق

مسلم خواتین کے لئے پڑوسیوں کے معاملے میں اسلامی آداب کے تذکرے سے قبل ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی وہ حدیث اپنی بہنوں کے سامنے پیش کریں جس میں پڑوسیوں کے حقوق بتائے گئے ہیں۔ چونکہ رسول اللہ ﷺ کی سنت اور سیرت مسلمانوں کی پوری زندگی کے لئے مشعل راہ ہے، اس لئے پڑوسیوں کے حقوق اور ان کی ادائیگی کے معاملے میں بھی آپ کی تعلیمات وہ اعلیٰ نمونہ ہیں جن کی مثال کہیں نہیں مل سکتی۔

درج ذیل حدیث کا مطالعہ کریں اور دیکھیں کہ پڑوسیوں کے متعلق کون سے بنیادی اصول بتائے گئے ہیں:

«عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قال: مَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ دُوْنَ جَارِهِ مَخَافَةً عَلَى أَهْلِهِ وَمَالِهِ فَلَيْسَ بِمُؤْمِنٍ وَلَيْسَ بِمُؤْمِنٍ مَنْ لَمْ يَأْمَنْ جَارُهُ بَوَائِقَهُ، أَتَدْرِي مَا حَقُّ الْجَارِ؟ إِذَا اسْتَعَانَكَ أَعَنْتَهُ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَإِذَا اسْتَقْرَضَكَ أَقْرَضْتَهُ، وَإِذَا افْتَقَرَ عُدْتَ عَلَيْهِ، وَإِذَا مَرِضَ عُدْتَهُ، وَإِذَا أَصَابَهُ خَيْرٌ هَنَّأْتَهُ، وَإِذَا أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ عَزَّيْتَهُ، وَإِذَا مَاتَ اتَّبَعْتَ جَنَازَتَهُ، وَلاَ تَسْتَطِلْ عَلَيْهِ بِالْبُنْيَانِ فَتَحْجُبَ عَنْهُ الرِّيحَ إِلاَّ بِإِذْنِهِ، وَلاَ تُؤْذِهِ بِقُتَارِ رِيحِ قِدْرِكَ إِلاَّ أَنْ تَغْرِفَ لَهُ مِنْهَا، وَإِنِ اشْتَرَيْتَ فَاكِهَةً فَأَهْدِ لَهُ، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَأَدْخِلْهَا سِرًّا وَلاَ يُخْرِجْ بِهَا وَلَدُكَ لِيَغِيظَ بِهَا وَلَدَهُ»

(الخرائطی في مكارم الأخلاق)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ (شعیب) اپنے دادا (عبداللہ بن عمرو) سے روایت کرتے ہیں: کہ نبی ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص اپنے پڑوسی کی طرف سے اپنے اہل و مال پر خوف محسوس کرتے ہوئے اپنا دروازہ بند کر لے وہ پڑوسی مومن نہیں اور جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو وہ مومن نہیں۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ پڑوسی کے حقوق کیا ہیں؟

- جب وہ تم سے مدد چاہے' اس کی مدد کرو۔
- جب قرض طلب کرے' اسے قرض دو۔
- جب محتاج ہو' حاجت روائی کرو۔
- جب بیمار ہو جائے' اس کی عیادت کرو۔
- جب اسے کوئی خیر پہنچے' مبارک باد دو۔
- جب اس پر کوئی مصیبت آئے' اسے تسلی دو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- جب اس کا انتقال ہو' اس کے جنازے میں شرکت کرو۔
- اس کے سامنے اتنی اونچی عمارت نہ کھڑی کر دو کہ اس کی ہوا رک جائے' الا یہ کہ وہ اجازت دے دے۔
- گھر میں پکنے والے سالن کی خوشبو سے اسے اذیت نہ دو' الا یہ کہ تھوڑا سالن اس کے ہاں بھی بھجوا دو۔
- جب اپنے گھر کے لئے پھل خریدو تو اس میں سے کچھ ہدیہ کرو۔ اگر ایسا کرنا مشکل ہو تو پھر رازداری سے اپنے گھر لاؤ اور تمہارے بچے اسے لے کر باہر نہ نکلیں مبادا اس کے بچوں کے دلوں میں حسرت پیدا ہو۔"

اس طرح یہ طویل حدیث پڑوسی پر پڑوسی کے حقوق بتاتی ہے۔ حدیث کا آغاز ایک اہم معاملے سے ہوا ہے جو کسی بھی مومن مرد یا عورت کے لئے بے حد قابل توجہ ہے کیونکہ اس کا تعلق براہ راست ایمان سے بتایا گیا ہے۔ گویا یہ ایمان کے جانچنے کا وہ پیمانہ ہے جس سے یہ معلوم ہو جائے کہ آیا وہ ظاہری ایمان ہے یا وہ ایمان جو مومن کے دل میں پیوست ہو کر عمل کی شکل میں جلوہ گر ہوتا ہے۔

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہ ترغیب دی ہے کہ ایمان عمل سے عبارت ہو اور یہ ایمان عملی زندگی کے بے شمار شعبوں کے ساتھ ساتھ پڑوسیوں کے ساتھ برتاؤ کے شعبے میں بھی اپنا اثر دیکھنا چاہتا ہے۔ چنانچہ اگر ایک مسلم خاتون چوری' اذیت رسانی' غیبت اور دھوکہ دہی جیسے عمل کرتی ہو اور ساتھ ہی ساتھ اپنے ایمان کی بھی دعوے دار ہو تو اس کے دعویٰ میں کوئی جان نہیں رہ جاتی۔ حقیقی مومن اور مسلم بندی وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے شر سے مسلمان' اور صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ سارے انسان محفوظ ہوں۔ لوگوں کو پتہ چل جائے کہ مسلم خاتون تو وہ ہوتی ہے جو اپنی زندگی کو اعلیٰ اخلاق و کردار کی بنیادوں پر استوار کرتی ہے۔ جس کے اخلاق حسنہ کی خوشبو نہ صرف اہل و عیال' والدین و اقربا' اور دوست و احباب ہی کو محسوس ہوتی ہے بلکہ اس کی پڑوسن بھی اس کی اخلاقی عطر بیزیوں سے محفوظ ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔

یہ حدیث ہمیں ان حقوق کے بارے میں متنبہ کرتی ہے جو ایک پڑوسی کے دوسرے پر عائد ہوتے ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ اہم حق وہ ہے جس کا بیان سب سے پہلے ہوا۔ یعنی ایک شخص اپنے مسلم پڑوسی کی طرف سے اپنے اہل و عیال اور مال و اسباب کے سلسلے میں مامون اور مطمئن ہو۔ پڑوسیوں کے باہمی تعلقات امن و امان کی بنیادوں پر قائم ہونے چاہئیں۔ ایک پڑوسی اگر اس معیار پر پورا اتر رہا ہے تو گویا اس حدیث کی رو سے وہ پکا مومن ہونے کی شرط پوری کر رہا ہے۔

اس کے برعکس ایک برا پڑوسی دوسرے پڑوسیوں کی زندگی میں زہر گھول دیتا ہے۔ جب وہ گھر سے باہر ہوں' انھیں ہمیشہ اس برے پڑوسی کے متعلق اندیشہ لاحق ہوتا ہے کہ ہماری غیر موجودگی میں پتہ نہیں وہ کس خیانت کا ارتکاب کرے کیونکہ اسے نہ تو انسانیت کا لحاظ' نہ پڑوسیوں کے حقوق اور ذمہ داریوں کا پاس اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی اور اس کی ناراضی کا ڈر۔ مختصر یہ کہ پڑوسیوں کی زندگیاں ایک دائمی قلق اور اضطراب بن جاتی ہیں اور یہ سب کچھ ایک برے پڑوسی کے سبب ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ نے سخت الفاظ میں تنبیہ فرمائی ہے کہ ہم کبھی اپنے پڑوسی کے لئے کسی بھی اعتبار سے برے نہ ثابت ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ دُوْنَ جَارِهِ مَخَافَةً عَلَى أَهْلِهِ وَمَالِهِ فَلَيْسَ بِمُؤْمِنٍ وَلَيْسَ بِمُؤْمِنٍ مَنْ لَمْ يَأْمَنْ جَارُهُ بَوَائِقَهُ»

"جو اپنے پڑوسی کی جانب سے اپنے اہل و عیال اور مال پر اندیشہ محسوس کرتے ہوئے اپنا دروازہ بند کر لے وہ پڑوسی مومن نہیں ہے اور جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی بے خوف نہ ہو' وہ مومن نہیں۔"

مسلم بہنو! آپ ہمیشہ اس بات سے ڈرتی رہیں کہ کہیں آپ کا شمار برے پڑوسی میں نہ ہو۔ آپ اپنے پڑوسیوں کے ساتھ معاملات اور برتاؤ میں اعلیٰ اخلاق سے آراستہ ہوں۔ اخلاق آپ کا وہ زیور ہے جو آپ کی شخصیت میں چار چاند لگا دے گا۔ پڑوسنیں آپ سے جلد مانوس ہو جائیں گی اور آپ سے محبت کرنے لگیں گی اور محبت کرنے والی پڑوسنوں کی بدولت خود آپ کو لا زوال خوشی ہو گی۔ وہ آپ سے مطمئن اور خوش ہوں گی اور آپ ان سے۔ یہی نہیں بلکہ اس طرح گویا آپ اپنے ایمان کو کامل کر لیں گی' جیسا کہ ہمارے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جس کے شر سے پڑوسی محفوظ نہ ہوں وہ مومن نہیں یا جس کے تعلق سے اپنے اہل و عیال اور مال پر خوف محسوس کریں وہ مومن نہیں"۔

پڑوسی کے متعلق اس بنیادی اصول کو بیان کرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے جن دوسرے حقوق کی طرف توجہ مبذول کرائی ہے ان کا آغاز آپ نے اس سوال میں فرمایا: "کیا تمہیں معلوم ہے کہ پڑوسی کے کیا حقوق ہیں؟"

اب ہم ایک ایک کر کے ان سارے حقوق کی تفصیل بیان کریں گے جو مذکورہ حدیث میں وارد ہوئے ہیں۔

۲ پڑوسن کی مدد کرنا: ہم میں سے کون ایسا ہے جو تن تنہا زندگی گزارنا چاہتا ہو اور یہ نہ چاہتا ہو کہ وہ دوسروں سے ملے اور دوسرے اس سے میل جول رکھیں؟ ہم میں سے کون ہے جو دوسروں سے بے نیاز ہو کر زندگی بسر کر سکتا ہے؟ کون ایسا ہے جو دوسروں کی مدد اور تعاون سے بے نیاز ہو؟ انسان ایک دوسرے سے بے نیاز ہو کر زندگی نہیں گزار سکتا۔ دنیا میں رہنے والے سارے انسان شعوری یا غیر شعوری طور پر ایک دوسرے کے خادم اور مددگار ہوتے ہیں۔ یہی انسانی طبیعت اور فطرت ہے۔

چنانچہ مسلم بہنوں کو چاہیئے کہ ان کی پڑوسن کسی مرحلے میں کسی معاملے میں مدد چاہے تو شرح صدر کے ساتھ دست تعاون دراز کریں اور کسی بھی معاملے میں سستی یا جھوٹی شان آپ کے آڑے نہ آئے۔ یہ بات بھی تعاون میں رکاوٹ نہ بنے کہ وہ آپ کے ساتھ تعاون نہیں کرتی۔ آپ اللہ تعالیٰ کی خاطر اور اسی سے اجر کی غرض سے خالص نیت کے ساتھ حتی المقدور اس کے کام آئیں اور مشکل وقت میں اس کا سہارا بنیں۔

مسلم بہنو! درج ذیل خوبصورت حدیث کو غور سے پڑھیں اور دیکھیں کہ اس کا ایک ایک لفظ کتنا بیش بہا اور قیمتی ہے اور ان میں آپ کے لئے کیسی لازوال نعمت کا بیان ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

«عَنِ ابْنِ عُمَرَ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا - أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لاَ يَظْلِمُهُ وَلاَ يُسْلِمُهُ، وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ. وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» (متفق عليه)

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس پر ظلم کرتا ہے نہ اسے بے یارومددگار چھوڑتا ہے۔ اور جو اپنے بھائی کی حاجت پوری کرے' اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری فرماتا ہے۔ اور جو کسی مسلمان کی تکلیف دور کرے' اللہ تعالیٰ قیامت کی تکلیفوں میں سے اس کی تکلیف دور فرمائے گا۔ اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے' اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔“

مسلم بہن! کیا آپ چاہتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مدد ہمیشہ آپ کے شامل حال ہو؟ کیوں نہیں! اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ آپ ہمیشہ اپنی پڑوسن کی مدد اور تعاون کے لئے تیار رہیں اور اس معاملے میں جھوٹی شان' جاہلانہ تعصب' ذاتی مصروفیات اور وقت کی تنگی جیسے وسوسوں سے اپنے آپ کو پاک کر لیں کیونکہ یہ سب شیطانی ہتھیار ہیں جن کے ذریعہ وہ آپ کو اللہ تعالیٰ کی مدد سے محروم کرنے کی پوری پوری کوشش کرتا ہے۔

سب سے بڑھ کر یہ کہ پڑوسی کی مدد کرنے کو رسول اللہ ﷺ نے پڑوسی کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حق بتایا ہے۔ اگر کوئی استطاعت کے باوجود اس حق کی ادائیگی میں کوتاہی اور نافرمانی کا مرتکب ہوتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے عتاب سے نہیں بچ سکتا۔ یہ بڑی خطرناک بات ہے جس کے متعلق ہماری مسلم بہنوں کو ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ پڑوسیوں کے حقوق کے بارے میں بہنوں کو پوری چستی کا مظاہرہ کرنا چاہیئے خواہ ذاتی طور پر انھیں اپنے مفاد کی قربانی ہی کیوں نہ دینی پڑے۔ کیونکہ یہی وہ طریقہ ہے جس پر چل کر آپ اپنی پڑوسن کو خوش کر سکتی ہیں جو آخر کار اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث بنے گی اور یہی ہماری زندگی کا اصل مقصد ہے۔

آخر میں، میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے مذکورہ فرمان کو خود اپنے اور آپ کے سامنے بطور یاد دہانی پیش کرنا چاہوں گی۔

﴿ وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝٢ ﴾ (المائدۃ ۵/ ۲)

"تم نیکی اور تقویٰ میں تعاون کرو، گناہ اور تعدی میں تعاون نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے۔"

② قرض حسنہ دینا: پڑوسیوں کے حقوق میں ایک یہ بھی ہے کہ اگر کبھی آپ کی پڑوسن پر کوئی مصیبت آجائے یا مالی تنگی اسے فقر و فاقہ کے دروازے تک پہنچا دے اور ایسے موقعے پر وہ آپ سے قرض کی درخواست کرے تو اس کو مالی قرض دیں۔ قرض دیتے وقت صرف یہ نیت ہو کہ آپ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت میں یہ فریضہ انجام دے رہی ہیں۔ اس کے ساتھ دوسری مصلحتوں کی میل کچیل کو اپنے دل میں ہرگز جگہ نہ دیں۔ اس طرح آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجر و ثواب کا وافر حصہ ملے گا اور اس کی رضا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصل ہوگی۔

یہاں میں جناب طٰہٰ عفیفی صاحب کی کتاب "حق الجار" (پڑوسی کا حق) کا ایک اقتباس پیش کرنا چاہوں گی جو اسی موضوع سے متعلق ہے۔

"اور قرض حسنہ دینا متقیوں اور اعلیٰ انسانوں کی ایک صفت ہے۔ اس کے ذریعے وہ دوسروں کی مصیبت دور کرتے اور ہر تقدس کو پامال ہونے سے بچاتے ہیں۔ عین ممکن ہے کہ تمہارے دوست کے پاس اتنے پیسے نہ ہوں کہ سردیوں میں اپنے بچوں کو سردی کی شدت سے بچانے کے لئے مناسب گرم کپڑوں کا انتظام کر سکے یا عید کے موقع پر ان کے لئے نئے کپڑے بنوا سکے۔ ہو سکتا ہے وہ کسی کا مقروض ہو اور قرض کی ادائیگی کا وقت آن پہنچا ہو اور اس کے پاس اس کی ادائیگی کا سامان نہ ہو۔ اللہ نہ کرے اس کے اوپر ایسی ناگہانی مصیبت آن پڑی ہو جس کو اٹھانے کے لئے اس کے اپنے ناتواں کندھے کافی نہ ہوں۔ یا افلاس و غربت اس کے گھر کی مستقل مہمان بن گئی ہو۔ چنانچہ وہ آپ کے پاس آتا ہے کہ آپ اس کو قرض دیں جس کے ذریعہ وہ اپنے اس کرب کو دور کر سکے اور ماشاء اللہ آپ اس لائق ہیں یا نہیں تو بالواسطہ اس معاملے میں اس کی مدد کر سکتے ہیں اور آپ اس کی گزارش پر لبیک کہتے ہوئے اس کو قرض حسنہ پیش کر دیتے ہیں اور جس امید سے وہ آپ کے پاس آیا تھا اس کی امید بر لاتے ہیں تو یقین جانیں اللہ تعالیٰ اس قرض حسنہ کا اس سے بھی بڑھ کر آپ کو ثواب دے گا جتنا اس صورت میں ملتا کہ آپ اس مال کو صدقہ کر دیتے"۔

مسلم بہنوں کو اللہ تعالیٰ کا وہ فرمان یاد رکھنا چاہئے جو قرض حسنہ کے متعلق اس کی کتاب کریم میں وارد ہوا ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿مَن ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً﴾ (البقرة۲/ ۲٤٥)

"کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے کہ اس کو اس کے لئے کئی گنا بڑھائے۔"

مسلم بہنو! آپ نے دیکھا کہ کس طرح وہ قرض حسنہ جو آپ ضرورت مندوں کو دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے لئے قرض میں بدل دیا۔ گویا آپ خود اللہ تعالیٰ کو دے رہی ہیں۔ حالانکہ اس کی ذاتِ یکتا ہے جس نے آپ کو یہ دولت دی ہے بلکہ دنیا کی ساری نعمتیں اسی کی دی ہوئی ہیں۔ وہی ذات آپ کے قرض کو گویا اپنے لئے بطور قرض لے رہی ہے۔ سبحان اللہ! کیا اعزاز ہے جو مالک اپنے اس بندے کو دے رہا ہے۔ لیکن افسوس کا مقام یہ ہے کہ حرص و ہوس نے ہمارے دل و دماغ کو اس لائق ہی نہیں چھوڑا کہ اس اعزاز کو سمجھیں اور اس کے متحمل ہو سکیں۔ اسی پر بس نہیں بلکہ کمزوری کو مد نظر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرما دیا کہ اسے کئی گنا بڑھا چڑھا کر وہ اپنے قرض دہندہ کو واپس بھی کر دے گا۔ یہی نہیں بلکہ سب سے زیادہ اہم یہ کہ اجر و ثواب اور اللہ تعالیٰ کی رضا بھی حاصل ہو گی۔

مسلم بہنو! اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو خوشحالی اور غنا سے نوازا ہے تو اجر و ثواب کے حصول کے اس موقع کو ہرگز ہرگز ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ آپ کی پڑوسن حالات سے مجبور ہو کر آپ سے امید لئے آپ کے دروازے پر دستک دے تو اس وقت تنگ دلی اور بخل یا دیگر شیطانی وسوسے آپ کے پیروں میں زنجیر نہ ڈال دیں۔ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لئے اپنی نیت کو خالص کرتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے اسے شرح صدر سے قرض حسنہ دیں۔ اس نیک کام کو دوسری آلائشوں سے برباد نہ کریں تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کو بدرجہا اجر و ثواب سے نوازے۔

یہاں میں ایک اہم شرعی نکتے کی وضاحت کرتی چلوں۔ بہنوں کو چاہیے کہ خواہ وہ خود کسی سے قرض لے رہی ہوں یا کسی کو قرض دے رہی ہوں' اس معاملے میں اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل ہونی چاہیے جس میں اس نے فرمایا ہے کہ قرض کو لکھ لیا جائے۔ سورۃ بقرہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِذَا تَدَايَنتُم بِدَيْنٍ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى فَٱكْتُبُوهُ﴾ (البقرة٢/ ٢٨٢)

"اے ایمان والو' جب تم کسی معین مدت کے لئے ادھار کا لین دین کرو تو اس کو لکھ لیا کرو۔"

تحریر کے فوائد یہ ہیں کہ قرض دہندہ کے حقوق ضائع ہونے کا اندیشہ نہ رہے اور نسیان' غفلت اور شک و شبہ کی خرابیوں سے بچا جا سکے۔ اگر قرض خواہ کی موت واقع ہو جائے تو اس تحریر کی بنا پر اس کے اہل و عیال اس قرض کی فوری ادائیگی کا انتظام کریں تاکہ موت کے بعد بھی اس کی روح قید میں نہ رہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

«نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتَّى يُقْضَى عَنْهُ»

(الترمذي١٠٧٩ وأحمد والبيهقي)

"مومن کی روح اس کے قرض کے ساتھ معلق رہتی ہے جب تک کہ اس کی طرف سے ادائیگی نہ کر دی جائے۔"

(٣) ضرورت پوری کرنا: فقر اور تونگری اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ذریعہ وہ اپنے بندوں کو آزماتا ہے۔ مالدار کی دولت اس کے لئے آزمائش کا سامان ہے کہ وہ دولت پاکر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتا ہے یا کفر کی روش پر چل پڑتا ہے۔ فقیر کی آزمائش یہ ہے کہ وہ فقر پر صابر اور شاکر ہے یا بے صبرے پن' شکوہ شکایت اور چیخ و پکار کر کے ناشکروں میں شامل ہو جاتا ہے۔

چونکہ سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اس لئے یہ مناسب نہیں کہ ایک تونگر اپنے غریب اور مفلس بھائی کو نظرانداز کر کے سامان عیش میں ڈوبا رہے جب کہ دوسرا بھائی پیسے پیسے اور دانے دانے کا محتاج پھرے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مال داروں کی دولت میں غریبوں کا ایک مخصوص حصہ مقرر فرما دیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَفِىٓ أَمْوَٰلِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَٱلْمَحْرُومِ ﴿١٩﴾ ﴾ (الذاریات ۵۱/ ۱۹)

"اور ان کے مالوں میں سائل اور محروم کا حق ہے۔"

زکوٰۃ کی شکل میں اس مخصوص حق کو فرض قرار دے دیا گیا۔ تاکہ ہر سال مالدار کے مال سے ایک خاص حصہ معاشرے کے کمزور اور الگ تھلگ لوگوں کو دے کر ان کی ضروریات کو پورا کیا جا سکے۔

زکوٰۃ کے علاوہ صدقات کا حکم بھی دیا گیا۔ اگرچہ اسے زکوٰۃ کی طرح فرض اور متعین نہیں کیا گیا لیکن مختلف انداز میں اور قرآن و حدیث میں بے شمار مقامات پر اس کی ترغیب دی گئی۔ دراصل اس کے ذریعے مال داروں کو موقع فراہم کیا گیا کہ اگر وہ جنت کے طلب گار ہیں تو یہ بھی ایک راستہ ہے جو جنت کو جاتا ہے۔ جسے لگن اور شوق ہو وہ اس راستے کا مسافر ہو جائے!!

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

«سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِيْ ظِلِّهِ، يَوْمَ لاَ ظِلَّ إِلاَّ ظِلُّهُ. . . إِلَى قَوْلِهِ ﷺ: وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَا حَتَّى لاَ تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ»(البخاري ومسلم)

"سات قسم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے سائے میں پناہ دے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی دوسرا سایہ نہ ہو گا---- اور وہ شخص جو اس طرح رازداری سے صدقہ کرتا تھا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی یہ خبر نہیں ہوتی کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔"

مرتبے کی اس بلندی کا کیا کہنا! یہ عظمت اور تکریم ان کو نصیب ہو گی جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں پورے اخلاص اور نیک نیتی سے انفاق کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے کوئی اجر یا بدلے کے طالب نہیں ہوتے۔
مسلمان تو دراصل ایک دوسرے سے اتنے قریب اور جڑے ہوتے ہیں کہ گویا وہ ایک جسم کی مانند ہیں جس میں بے شمار اعضاء ہوتے ہیں۔ جیسا کہ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

«مَثَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ، إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى»(البخاري مع الفتح١٠/٤٣٨، مسلم نسخة محمد عبدالباقي٤/ ١٩٩٩)

"مومنین کی مثال' آپس میں محبت' مہربانی اور شفقت کرتے ہوئے ایک جسم کی سی ہے۔ جب ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو سارے جسم کے اعضاء بے خوابی اور بخار کی طرف ایک دوسرے کو بلاتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔"

اس حدیث کے علاوہ اور دیگر احادیث بھی ہیں جو یہ بتاتی ہیں کہ مسلمان آپس میں کس طرح مل جل کر رہیں کہ وہ ایک دوسرے سے زیادہ سے زیادہ قریب ہو جائیں اور ایک نہ ٹوٹنے والی اکائی کی شکل اختیار کر لیں۔

درج ذیل حدیث ملاحظہ ہو:

«عَنِ ابْنِ عُمَرَ ۔ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ۔ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لاَ يَظْلِمُهُ وَلاَ يُسْلِمُهُ، وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيْهِ كَانَ اللهُ فِي حَاجَتِهِ. وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»(متفق عليه)

"ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے بے یارومددگار چھوڑتا ہے۔ اور جو اپنے بھائی کی حاجت پوری کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری فرماتا ہے۔ اور جو کسی مسلمان کی تکلیف دور کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کی تکلیفوں میں سے اس کی ایک تکلیف دور فرمائے گا۔ اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔"

ہم میں کون ہے جو یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی ضرورتیں پوری فرمائے اور اس کی مدد کرے؟ ہم میں سے کون ہے جو یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تکلیفوں میں سے اس کی تکلیف دور فرما دے؟ ہم میں سے کون اس بات کا خواہش مند ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرمائے اور مخلوق کے سامنے رسوا ہونے سے بچالے؟

ظاہر ہے ہر مسلم بھائی اور بہن کی یہی تمنائیں ہوں گی۔ تو پھر یہ ضروری ہے کہ ہم ہمیشہ اپنے مسلم بھائی بہنوں کی حاجت روائی کریں اور ان کے کام آئیں۔ ان میں سے جو کسی تکلیف اور مصیبت میں مبتلا ہو گئے ہیں ان کی تکلیفوں کو دور کریں۔ اپنے مسلم بھائی بہنوں کی غلطیوں کو اچھالنے کے بجائے ان کی پردہ پوشی کریں تاکہ انہیں جلد ہی اپنی کوتاہی کا احساس ہو جائے اور صدق دل سے تائب ہو جائیں۔

مندرجہ بالا ساری باتیں ہماری مسلم بہنوں سے ٹھیک ویسے ہی مطلوب ہیں جس طرح مردوں سے۔ بعض مسلم بہنیں یہ کہتی سنی جاتی ہیں کہ ہمارے لئے تو کام کرنے کے مواقع محدود ہیں۔ دراصل یہ ایک شیطانی وسوسہ ہے۔

ہماری وہ مسلم بہنیں جو واقعی جنت کی خریدار اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی طالب بننا چاہتی ہیں' ان کو چاہئے کہ اپنے آپ کو اسلامی اخلاق کے زیور سے آراستہ کریں۔ اسلامی آداب واطوار کا لباس زیب تن کریں۔ گھر کے حقوق نبھانے کے ساتھ ساتھ پاس پڑوس تک دائرہ کار وسیع کریں۔ پڑوسنوں کے حقوق کی ادائیگی کا اہتمام کریں۔ اور پڑوس میں کوئی ایسا گھرانہ جو غربت کا شکار ہو تو مستقل اس کی داد رسی کریں تا آنکہ اللہ تعالیٰ ان کی کشادگی کی کوئی صورت پیدا کر دے اور اس ساری تگ و دو کا مقصد صرف اور صرف ایک ہو یعنی اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی۔ گویا زبان حال سے وہ یہ کہہ رہی ہوں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَآءً وَلَا شُكُورًا ۝٩﴾ (الإنسان٧٦/ ٩)

"ہم تم سے نہ کوئی بدلہ چاہتے ہیں نہ شکریہ۔"

④ **عیادت کرنا:** مریض کی عیادت کی فضیلت کا کیا کہنا وہ تو جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جس سے ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کی بارش ہوتی ہے جو مریض کی عیادت کرتے ہیں۔

«عَنْ ثَوْبَانَ ـ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ـ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ، فَلَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ»(مسلم٤/ ١٩٨٩، أحمد: ٥/ ٢٧٩، ٢٨٣)

"حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا' بے شک مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے وہ اتنی دیر جنت کے باغوں سے خوشہ چینی کرتا ہے۔"

مریض کی عیادت کی فضیلت میں اسی سے ملتی جلتی ایک دوسری حدیث ہے:

«عَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ ـ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ، حَتَّى يُمْسِيَ، وَإِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ، وَكَانَ لَهُ خَرِيْفٌ فِي الْجَنَّةِ»(أبو داود٣٠٩٨، الترمذي٩٦٦٩)

"حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنا ہے' آپ نے فرمایا جو مسلمان صبح کے وقت کسی مسلمان کی عیادت کرتا ہے' ستر ہزار فرشتے شام تک اس کے لئے مصروف دعا رہتے ہیں اور شام کے وقت عیادت کرتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں ایک باغ مقرر کیا جاتا ہے۔"

مریض کی زیارت اور عیادت کے سلسلے میں کچھ اسلامی آداب ہیں۔ مسلم خواتین کو ان کا لحاظ کرنا چاہئے جو حسب ذیل ہیں۔

① مستحب یہ ہے کہ جب مسلم بہن کسی مریضہ کی عیادت کو جائے تو مریضہ کو دیکھ کر کہے۔ "لا باس طھور ان شاء اللہ" (کوئی بات نہیں' بیماری ان شاء اللہ گناہوں سے پاک کرنے والی ہے۔) کیونکہ درج ذیل حدیث سے رسول اللہ ﷺ کی یہی سنت ہمیں معلوم ہوتی ہے:

«عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ـ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ـ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ: دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ يَعُوْدُهُ، فَقَالَ: لاَ بَأْسَ، طَهُوْرٌ إِنْ شَاءَ اللهُ، فَقَالَ: كَلاَّ بَلْ هِيَ حُمَّى تَفُوْرُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيْرٍ، حَتَّى تُزِيْرَهُ الْقُبُوْرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: فَنَعَمْ إِذًا» (البخاري مع الفتح ۱۰/ ۱۱۸، البيهقي ۳/ ۳۸۳)

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک اعرابی کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور آپ نے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں بیماری ان شاء اللہ گناہوں سے پاک کرنے والی ہے۔ اعرابی نے کہا' ہرگز نہیں ایک بوڑھے پر بخار کی شدت ہے جو اس کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبر سے ملا دے گی۔ نبی ﷺ نے فرمایا۔ ہاں ایسا تو ہو گا۔"

② اسی طرح یہ بھی مستحب ہے کہ عیادت کرنے والی بہن مریضہ کے لئے شفا کی دعا کرے۔ کہ حدیث میں بیان ہوا ہے:

«عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا - أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَمْ يَحْضُرْ أَجَلُهُ، فَقَالَ عِنْدَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ: أَسْأَلُ اللهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ أَنْ يَّشْفِيَكَ، إِلاَّ عَافَاهُ اللهُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرَضِ» (أبوداؤد ٣١٠٦، الترمذي ٢٠٨٤)

"ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جو کسی مریض کی عیادت کے لئے جائے جس کی موت کا وقت نہ آگیا ہو اور اس کے پاس سات مرتبہ یہ دعائیہ کلمات کہے میں اللہ رب العالمین سے جو عرش عظیم کا رب ہے دعا کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفا عطا کرے' تو اللہ تعالیٰ اس مریض کو اس مرض سے نجات دے دیتا ہے۔"

③ تیمارداری کرنے والی بہن کو چاہیئے کہ مریضہ سے اچھی اور شگفتہ باتیں کرے۔ اس کی امید بندھائے کہ "گھبرانے کی کوئی بات نہیں' ان شاء اللہ جلد ہی ٹھیک ہو جاؤ گی۔" اس کے سامنے ناامیدی کی باتیں یا ناخوشگوار واقعات ہرگز نہ چھیڑے۔ بسا اوقات یہ دیکھا گیا ہے کہ بعض خواتین بے چاری مریضہ کے سامنے بھی اپنی ناک اونچی رکھنے کا موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتیں۔ چنانچہ شعوری یا غیر شعوری طور پر ایسی باتیں کرتی ہیں جن میں اپنی نفاست اور اعلیٰ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معیار زندگی اور دوسروں کی بے مائیگی اور کمتری کا احساس ہوتا ہے۔ ایسی باتیں مریضہ کے لئے تکلیف دہ بن جاتی ہیں اور اس کا مرض بڑھا سکتی ہیں۔

④ عیادت بہت طویل نہ ہو اور ایک ہی دن میں کئی کئی چکر نہ لگائے جائیں' الا یہ کہ مریضہ خود زیادہ دیر تک بیٹھنے یا بار بار آنے پر اصرار کرے اور اس میں کوئی زحمت کا اندیشہ بھی نہ ہو تو پھر حرج نہیں۔ اس کی تائید حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی درج ذیل حدیث سے ہوتی ہے جس میں انہوں نے فرمایا:

«لَمَّا أُصِيبَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ ـ رَمَاهُ رَجُلٌ فِيْ الأَكْحَلِ فَضَرَبَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُوْدَهُ مِنْ قَرِيْبٍ» (البخاري ومسلم)

''غزوہ خندق میں جب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ہاتھ میں تیر لگنے سے زخمی ہو گئے' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد ہی میں ان کا خیمہ لگوا دیا تاکہ قریب سے ان کی دیکھ بھال کی جا سکے۔''

⑤ عیادت کرنے والی بہن کو چاہئے کہ وضو کر لے۔

⑥ مستحب یہ ہے کہ مریض کے پاس کھانے پینے سے احتیاط برتی جائے۔

⑦ مریضہ کے غم اور تکلیف کو ہلکا کرنے کی کوشش کی جائے جیسا کہ عبداللہ بن عمیر رضی اللہ عنہ کی حدیث جس کی روایت انہوں نے ام العلاء رضی اللہ عنہا سے کی ہے' میں وارد ہوا ہے۔ ام العلاء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

«عَادَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَأَنَا مَرِيْضَةٌ فَقَالَ: أَبْشِرِي يَا أُمَّ الْعَلَاءِ! فَإِنَّ مَرَضَ الْمُسْلِمِ يُذْهِبُ اللهُ بِهِ خَطَايَاهُ، كَمَا تُذْهِبُ النَّارُ خَبَثَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ»

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(أبو داؤد)

"رسول اللہ میری عیادت کے لئے تشریف لائے جب کہ میں بیمار تھی۔ آپ نے فرمایا' اے ام العلاء خوش ہو جاؤ کہ اللہ تعالیٰ مسلمان سے بیماری کے ذریعہ اسی طرح اس کے گناہ دور کر دیتا ہے جیسے آگ' سونے چاندی سے میل کچیل کو صاف کر دیتی ہے۔"

یہ عیادت کے بعض آداب ہیں جن کا خیال ہماری دینی بہنوں کو مریضہ بہن کی عیادت کے وقت کرنا چاہئے۔ بنیادی اور اہم بات یہ ہے کہ جب وہ اپنی پڑوسن بہن کی عیادت کے لئے جا رہی ہوں تو نیت خالص ہونی چاہئے اور ذہن میں یہ بات یاد رہنی چاہئے کہ اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت بجا لاتے ہوئے وہ یہ نیک کام کر رہی ہیں۔ دنیاوی مفادات سے بالا تر ہو کر اور ہر اختلاف و رنجش کو بھول کر یہ فریضہ انجام دیں تاکہ اس کے پورے اجر کی مستحق ٹھہریں۔ کیونکہ یہ مشہور حدیث ہم میں سے ہر ایک نے بار ہا سنی ہے:

«إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِىءٍ مَّا نَوٰى»

"اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ اور جس غرض سے جو کوئی کام کرتا ہے اس کو وہی ملے گا۔"

⑤ مبارک باد دینا: خوشی اور غم زندگی کے دو پہلو ہیں۔ کبھی خوشیاں آتی ہیں تو کبھی غم۔ یہ چیز ہم اپنے گھروں میں بھی دیکھتے ہیں اور پاس پڑوس میں بھی۔ اپنی خوشیوں پر تو ہر شخص خوش ہو لیتا ہے۔ کمال تو یہ ہے کہ دوسروں کی خوشیوں میں بھی اسی طرح خوش ہوں جیسے اپنی خوشیوں میں ہوتے ہیں۔

شرعی طور پر پسندیدہ بات یہی ہے کہ پڑوسن کے گھر میں جب خوشی کا موقع

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئے یا اسے کوئی خیر پہنچے تو مسلم پڑوسن اس کے گھر جا کر اس کو مبارک باد دے اور اس طرح خوشی میں شریک ہو گویا یہ خوشی اسی کو ملی ہے۔ ہر مسلم خاتون اس حقیقت کا فہم رکھتی ہے کہ اس چیز کا تعلق بھی ایمان کی تکمیل سے ہے' جیسا کہ حدیث شریف میں بیان ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ»

(متفق علیه)

"تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے کرتا ہے۔"

مسلم بہنوں کو چاہئے کہ ہر ایسے موقع پر جب ان کی پڑوسن کو کوئی خیر پہنچے' اسے مبارک باد دینے میں بخل سے کام نہ لیں۔ اس طرح وہ آپ کی محبت اور خلوص سے متاثر ہو گی اور اس کی خوشیوں میں اضافہ ہو گا جو یقیناً آپ کے لئے باعث اجر ہو گا۔ نیز آپ کی محبت اور خلوص کا جواب بھی محبت اور خلوص ہی سے ملے گا اور آپ کی یہ نیکی خود آپ ہی کی طرف پلٹ کر آئے گی۔ آپ اپنی پڑوسن کو خلوص و محبت اور خوشیاں دیں گی' پوری دنیا آپ کو پر کیف اور پر مسرت محسوس ہو گی۔

⑥ تعزیت کرنا: تعزیت یہ ہے کہ آپ کی پڑوسن پر جب کوئی مصیبت یا تکلیف آئے تو آپ اس کے ساتھ غم میں شریک ہوں' اس کے ساتھ ہمدردی کریں اور اس کی تکلیف اور غم کو ہلکا کرنے کی کوشش کریں۔ اسے یاد دلائیں کہ مصیبت اور تکلیف تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے جس پر صبر کرنا چاہئے اور اللہ کے فیصلے پر راضی ہو کر اس سے خیر اور اجر کی امید رکھنی چاہئے۔ اگر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس مصیبت میں اسے روپوں پیسوں کی ضرورت ہو تو صدقہ یا قرض حسنہ کی صورت میں مدد کریں۔ اپنی مصیبت زدہ پڑوسن بہن کو اللہ تبارک و تعالیٰ کا یہ فرمان یاد دلائیں:

﴿ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ﴿١٥٥﴾ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ﴿١٥٦﴾ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ﴿١٥٧﴾ ﴾ (البقرة۲/ ۱۵۵_۱۵۷)

"اور ان ثابت قدموں کو خوش خبری سنا دو جن کا حال یہ ہے کہ جب ان کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ بے شک ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی عنایتیں ہیں اور رحمت' اور یہی لوگ ہدایت پانے والے ہیں۔"

ہماری بہنوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ تعزیت کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ اس نیک کام میں بڑا اجر ہے۔ عبداللہ بن ابو بکر اپنے باپ سے اور وہ (ابو بکر) اپنے دادا (عمرو بن حزم) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ عَزَّى أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ فِي مُصِيبَتِهِ، كَسَاهُ اللهُ حُلَّةً خَضْرَاءَ يُحْبَرُ بِهَا» (الخطيب۷/ ۳۹۷)

"جو اپنے مومن بھائی کی اس کی مصیبت میں تعزیت کرے گا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں ایک خاص سبز لباس پہنائے گا جس کو پہن کر وہ خوش ہو جائے گا۔"

تعزیت کے لئے کوئی خاص کلمات نہیں۔ ہر وہ بات جس سے مصیبت زدہ کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تسلی ہو اور غم برداشت کرنے کی ہمت ملے، تعزیت کے ضمن میں شمار ہوگی۔ ہاں البتہ کوئی غیر شرعی بات نہ کہی جائے۔ بہتر یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق وہ کلمات ادا کیے جائیں جو مذکورہ حدیث میں وارد ہوئے ہیں:

«عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ـ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ـ أَرْسَلَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بَعْضُ بَنَاتِهِ، أَنَّ صَبِيًّا لَهَا ـ ابْنًا أَوْ بِنْتًا ـ قَدْ احْتُضِرَ فَاشْهَدْنَا، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا يُقْرِيءُ السَّلَامَ، وَيَقُوْلُ: إِنَّ للهِ مَا أَخَذَ وَمَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى؛ فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ»

(البخاري ۳/ ۱۲۰ـ۱۲۲، مسلم ۹۲۳)

"حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک صاحبزادی نے رسول اللہ ﷺ کے پاس یہ کہلا بھیجا کہ ان کا بچہ (لڑکا یا لڑکی) لب دم ہے، آپ میرے گھر تشریف لائیں۔ آپ نے قاصد سے فرمایا۔ تم جا کر میرا سلام کہو اور کہہ دینا اللہ کی مرضی اور مشیت ہے وہ جو چاہتا ہے، عنایت کرتا ہے اور جو چاہتا ہے واپس لے لیتا ہے اور ہر چیز کی اس کے یہاں عمر مقرر ہے، لہٰذا اسے چاہیئے کہ صبر کرے اور اجر چاہے۔"

اگر کسی کے انتقال کے موقع پر تعزیت کے لئے جانا ہو تو مستحب یہ ہے کہ میت کے گھر والوں کے لئے یوں دعا کیا جائے:

«أَعْظَمَ اللهُ أَجْرَكَ وَأَحْسَنَ عَزَاءَكَ وَغفرَ لَمَيِّتِكَ»

"اللہ تمہارے اجر میں اضافہ فرمائے، تمھیں بہتر صبر کی توفیق دے، اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہاری میت کی مغفرت فرمائے۔"

تعزیت کے جواب میں یوں کہا جائے : اجرک اللّٰہ : اللہ تمھیں اجر سے نوازے۔

میت پر تعزیت کے لئے جانے والی مسلم بہن کو چاہیے کہ غم زدہ پڑوسن کے لئے کھانے پینے کا انتظام کرے کیونکہ وہ بیچاری غم میں نڈھال اس لائق نہیں کہ اپنے گھر والوں کے لئے کھانا پکا سکے۔ یہ ایک عظیم نیکی ہوگی اور پڑوسن کے ساتھ محبت و الفت کا بہترین نمونہ ہوگا۔

«عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جَعْفَرٍ ـ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ـ قَالَ: لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ حِيْنَ قُتِلَ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اِصْنَعُوْا لآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا، فَقَدْ أَتَاهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ»

(أبوداؤد، الترمذي٩٩٨)

"حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب شہادت کے بعد میرے والد جناب جعفر کی لاش آئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' آل جعفر کے لئے کھانا تیار کرو کیونکہ ان کو وہ حادثہ پیش آیا ہے جس نے ان کو مشغول کر دیا ہے۔"

⑦ **جنازے میں شرکت:** جہاں پڑوسیوں کے دوسرے بہت سارے حقوق ہیں وہاں ایک حق یہ بھی ہے کہ جب اس کا انتقال ہو تو اس کے جنازے میں شرکت کی جائے۔ یہ گویا پڑوسی سے محبت کا آخری اور قطعی ثبوت ہے کہ آپ اس سے دوستی کا حق مرنے کے بعد بھی نبھا رہے ہیں۔ مسلم بھائیوں کے جنازے میں شرکت کی فضیلت میں بے شمار صحیح احادیث وارد ہوئی ہیں۔ جن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سے ایک حدیث حسب ذیل ہے:

«مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتَّى يُصَلِّي عَلَيْهَا، فَلَهُ قِيرَاطٌ، وَمَنْ شَهِدَهَا حَتَّى تُدْفَنَ، فَلَهُ قِيرَاطَانِ قِيْلَ: وَمَا الْقِيرَاطَانِ؟ قَالَ: مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ»(متفق عليه)

"جو شخص جنازے میں حاضر ہوا یہاں تک کہ جنازے کی نماز پڑھی' اس کے لئے ایک قیراط ہے اور جو دفن کرنے تک ساتھ رہتا ہے تو اس کے لئے دو قیراط ہیں۔ پوچھا گیا دو قیراط کیا ہیں؟ فرمایا' دو بڑے پہاڑوں کے برابر اجر۔"

یہاں ایک اہم نکتہ جس کا ذکر کر دینا ضروری ہے' وہ یہ ہے کہ یہ عمل صرف مردوں کے ساتھ خاص ہے۔ مسلم بہنیں جنازے میں شریک ہونے سے مستثنیٰ ہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو جنازے کے ساتھ جانے سے منع فرمایا ہے۔ یہ نہی تنزیہی ہے۔

ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

«نَهَانَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزِمْ عَلَيْنَا»

"رسول اللہ نے ہمیں جنازے کے ساتھ جانے سے منع فرمایا۔"

⑧ **بلند عمارت کی تعمیر:** اس حکم کا تعلق ان لوگوں سے ہے جو عمارت کی تعمیر میں پڑوسیوں کا لحاظ نہیں کرتے اور بلند عمارت کھڑی کر دیتے ہیں' جو پڑوسی کے لئے نقصان کا باعث ہو سکتی ہے۔ مثلاً یہ کہ اس کو ہوا اور دھوپ سے محروم ہونا پڑتا ہو یا اس کے گھر کی بے پردگی ہوتی ہو۔ بلند عمارت تعمیر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے سے پہلے پڑوسی کی اجازت لینا ضروری ہے۔ اگر پڑوسی اجازت دے دے تو ایسا کر سکتے ہیں پھر بھی کوشش اس نہج پر ہونی چاہئے کہ اسے کم سے کم ضرر پہنچے اس کے گھر کی طرف کھڑکیاں کھولنے سے گریز کیا جائے اور چھت پر اونچے پردے کھڑے کر دئے جائیں تاکہ پڑوسی کے گھر کی حرمت مجروح نہ ہو۔ اگر پڑوسی راضی نہ ہو تو اسے پہنچنے والے نقصان کے بدلے معاوضہ ادا کر کے راضی کرنے کی کوشش کی جائے۔

⑨ <u>پکوان سے اذیت دینا:</u> مسلم بہنوں کو اس سلسلے میں بھی احتیاط کا دامن نہیں چھوڑنا چاہئے کہ گھر میں عمدہ پکوان کی خوشبو غریب پڑوسی کے یہاں اس طرح نہ جائے کہ وہ یا اس کے بچے احساس محرومی کا شکار ہوں' اس کا مطلب یہ نہیں کہ پکوان ہی بند کر دیا جائے بلکہ اس کی اصلاح اس طرح ہو سکتی ہے کہ اس میں سے تھوڑا حصہ پڑوسن کے گھر ہدیہ بھجوا دیں اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو اس بات کا اہتمام تو ضرور ہی ہو کہ خوشبو کم سے کم پھیلے۔

دراصل اس حکم میں بخل نہ کرنے اور سخاوت و فیاضی کی روش اختیار کرنے کی بالواسطہ تلقین پوشیدہ ہے۔ اگر پاس پڑوس میں غریب اور مفلس خاندان ہو تو امیروں کے گھروں سے اٹھنے والی کھانے کی خوشبو ان کے بچوں کے افلاس اور محرومی کے جذبات بڑھا دیں گی۔ بڑوں کے اندر شعور اور سمجھ بوجھ ہوتی ہے لیکن بچے ناسمجھ ہوتے ہیں۔ جب انہیں کھانے کی خوشبو پہنچے گی ان کے فقرو فاقہ کی آگ بھڑک اٹھے گی۔ وہ اپنے بڑوں سے ویسے ہی کھانے کی ضد کریں گے بلکہ رونا دھونا شروع کر دیں گے۔ یہ صورت حال والدین کے لئے بڑی اذیت ناک ہو گی۔ اب ان کے سامنے دو ہی راستے ہوں گے۔ یا تو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہیں سمجھائیں اور اپنی غریبی کا واسطہ دے کر صبر کی تلقین کریں۔ مگر بچے کو چنداں فائدہ نہیں ہو گا کیونکہ اس کے پاس اتنا شعور کہاں اور اس کے لئے صبر کے کیا معنی؟ دوسری صورت یہ ہو گی کہ یا تو ان کے والدین اپنے بچوں کی خاطر کہیں سے قرض لیں یا پھر غلط طریقوں سے مال حاصل کرنے کی کوشش کریں اور یہ دونوں باتیں فطرت سلیم گوارا نہیں کرتی۔

میری دینی بہنو! آپ نے دیکھا کہ ہنڈیا سے اٹھنے والی خوشبو کہاں تک جا پہنچی۔ یہ کوئی بڑا مسئلہ نہیں جس کا حل بہت مشکل ہو۔ آپ ایسی احتیاط برتیں کہ آپ کے پکوان کی خوشبو دوسروں کے لیے فتنہ نہ بنے۔ یا پھر اپنی فواخدلی اور جذبہ ایثار سے اس کو زیادہ بہتر اور مطلوب طریقے سے حل کر کے اللہ کے نزدیک ماجور ہو سکتی ہیں۔ وہ یہ کہ تھوڑا سا سالن اپنی غریب پڑوسن کے یہاں بھجوا دیں۔ یہ عمل جہاں پڑوسی غریب بچوں کی اشک شوئی کرے گا' وہیں امیری سے حسد کو محبت اور دوستی میں بدل دے گا جس کا اچھا اثر آپ کے اہل خانہ تک پہنچے گا۔ ذرا دیکھیں تو سہی کہ آپ کے اس عمل کی اللہ تعالیٰ نے کیسی تعریف فرمائی ہے:

﴿ وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌۚ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِۦ فَأُو۟لَـٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ ﴿٩﴾ ﴾ (الحشر٥٩/٩)

"اور ان کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں خود احتیاج ہو اور جو خود غرضی سے محفوظ رکھے گئے تو در حقیقت وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔"

اور ذرا اس حدیث کو بھی یاد کریں۔ محسن اعظم ﷺ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نصیحت فرما رہے ہیں:

«يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ» (مسلم وأحمد)

"اے ابوذر! جب تم شوربہ پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ ڈال کر اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھو۔"

⑩ **پھلوں کا تحفہ:** یہ اس حدیث کی آخری بات ہے جو پڑوسیوں سے متعلق کی گئی ہے۔ یہ تلقین بھی اپنی روح کے اعتبار سے پچھلی نصیحت ہی کے مشابہ ہے۔ اس کا مقصد دو باتوں کی اخلاقی تعلیم دینا ہے۔ اول تو یہ کہ اہل ایمان فراخدلی اور سخاوت کی روش اختیار کریں۔ دوسری یہ کہ حتی الامکان اپنے پڑوسی کو راحت اور خوشی پہنچانے کی کوشش کریں۔

چنانچہ تلقین کی جا رہی ہے کہ اگر آپ غنی اور فارغ البال ہیں تو اپنے پھل میں سے تھوڑا اپنی پڑوسن کو ضرور ہدیہ کریں اور اگر اس پوزیشن میں نہیں ہیں تو کم از کم اتنا ضرور کریں کہ پڑوسن اور خاص طور پر اس کے بچوں کے جذبات مجروح ہونے سے بچانے کی خاطر' پھل وغیرہ گھر میں لاتے وقت رازداری برتیں اور اپنے بچوں کو انہیں باہر لے جا کر پڑوسی بچوں کے سامنے کھانے سے روکیں۔

پچھلی گفتگو سے ہماری بہنوں نے اندازہ لگایا ہو گا کہ ہانڈی سے اٹھنے والی خوشبو پڑوسن کے لیے کتنا بڑا مسئلہ بن گئی۔ یہ معاملہ بھی وہی فتنہ کھڑا کرے گا۔ چنانچہ مسلم بہنوں کو چاہیے کہ ہر آن اس بات کا خیال رکھیں کہ ان کے کسی عمل سے پڑوسن کے جذبات کو ٹھیس نہ پہنچے۔ اور اس سے زیادہ مثبت بات یہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ اگر ہم پڑوسن کے گھر میں اپنے چھوٹے چھوٹے تحفے تحائف سے خوشیوں کے دیئے جلاتے رہیں تو یہ جان لیں کہ ہمارے ایمان کی سلامتی اور اللہ کی خوشنودی کا یہی راستہ ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ ہمارے ہر چھوٹے بڑے عمل کو شرف قبولیت بخشے اور مزید نیک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی آداب

① **حسن سلوک اور اختلاط سے اجتناب:** وہ مسلم خواتین جو شعوری طور پر صدق دل سے اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتی ہیں اور جنھوں نے اسلام کو اپنی زندگی کا دستور اور نصب العین بنا کر یہ عزم کر لیا ہے کہ اپنے سارے اقوال اور افعال کو اسی سانچے میں ڈھال کر زندگی بسر کرنی ہے' وہ یقیناً مبارک باد کی مستحق ہیں۔ ان کو یہ بتانے کی چنداں ضرورت نہیں کہ پڑوسیوں کے ساتھ کس طرح حسن سلوک سے پیش آیا جائے۔ وہ پہلے ہی سے ان حقوق کی نگہبان ہیں۔

ہاں البتہ معاملے کا ایک دوسرا رخ بھی ہے جس کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے۔ بعض مسلم بہنیں خلوص نیت کے ساتھ پڑوسنوں سے اتنے وسیع اور قریبی تعلقات استوار کر لیتی ہیں کہ مردوں اور خواتین میں اختلاط کی توجہ ختم ہو جاتی ہے اور بسا اوقات حسن نیت کے ساتھ یہ اختلاط مرد اور عورت کی غیر شرعی خلوت تک جا پہنچتا ہے۔ جس کے متعلق واضح تنبیہ ہے کہ:

«لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ ثَالِثُهُمَا الشَّيْطَانُ»

"کوئی مرد کسی عورت سے خلوت میں نہیں ملتا مگر یہ کہ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی انسانی طبیعت ہے کیونکہ اس کے اندر شہوت نفسانی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ ہمارے نبی ﷺ نے یہی بات بتائی ہے۔ چنانچہ مسلم بہنوں کے لئے ضروری ہے کہ پاس پڑوس میں ان کے سارے تعلقات اور احسان کے سارے معاملات صرف خواتین میں ہوں اور ایسی محرمات میں نہ پڑیں جن سے دین نے ہمیں روکا ہے۔ مسلم خواتین جتنی زیادہ شبہات کی جگہوں سے دور رہیں گی' لوگوں میں ان کی عزت اتنی زیادہ بڑھے گی اور وہ اتنا زیادہ اللہ کا تقرب حاصل کر سکیں گی۔

مسلم بہنوں کو اس طرف بھی توجہ دینی چاہئے کہ جب بھی وہ اپنی کسی پڑوسن کے گھر جائیں تو گفتگو اور اپنے لباس کے معاملے میں اسلامی آداب کا خیال رکھیں۔ داخلی اور خارجی زینت کی پردہ پوشی کی کوشش کریں۔ سارے معاملات اور طور طریقے دینی اور اخلاقی اصولوں سے ہم آہنگ ہوں۔

② <u>سلام کرنا:</u> اپنی پڑوسن کو سلام کریں۔ اور صحیح اسلامی سلام یہ ہے: "السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ"۔ یہی مسلم کا شعار اور اس کی پہچان ہے۔ صبح ہو یا شام' سلام کے یہ کلمات وقت کے تغیر سے اعلیٰ اور ارفع ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَإِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا۟ بِأَحْسَنَ مِنْهَآ أَوْ رُدُّوهَآ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ حَسِيبًا ﴿٨٦﴾ ﴾ (النساء٤/ ٨٦)

"اور جب تمہیں سلامتی کی دعا دی جائے تو تم بھی سلامتی کی اس سے بہتر دعا دو یا اسی کو لوٹا دو۔ اللہ ہر چیز کا حساب رکھنے والا ہے۔"

جنتیوں کا سلام بھی اسی طریقے پر ہو گا۔ سورۂ واقعہ میں جنتیوں کے بیان میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا ۝٢٥ إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا ۝٢٦ ﴾

(الواقعة٥٦/ ٢٥-٢٦)

"اس میں کوئی لغو اور گناہ کی بات نہیں سنیں گے۔ صرف سلام ہی سلام کی آواز ہو گی۔"

سلام کرنا دراصل مسلمانوں کے جنت میں داخل ہونے کا سبب بھی ہے۔ اس سے مسلمانوں میں باہمی محبت کو فروغ ملتا ہے اور دل آپس میں جڑتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«لَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا، وَلَنْ تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا، أَلاَ أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلاَمَ بَيْنَكُمْ»(مسلم وأبوداؤد والترمذي وأحمد)

"جنت میں داخل نہیں ہو گے یہاں تک کہ ایمان لے آؤ اور ایمان نہیں لا سکو گے یہاں تک کہ ایک دوسرے سے محبت کرو۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتا دوں کہ جب تم اسے کرو گے تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو گے۔"

④ **پاکیزہ کلام:** مسلم بہن کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ پڑوسن کے ساتھ کی جانے والی ہر بات پاکیزہ اور صاف ستھری ہو' لہجہ نرم اور محبت آمیز ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

«إِنَّ الرِّفْقَ لاَ يَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ إِلاَّ زَانَهُ، وَلاَ يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلاَّ شَانَهُ»(مسلم وأحمد)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"نرمی جس چیز میں بھی ہو گی اسے زینت بخشے گی اور جس چیز سے اسے نکال دیا جائے اسے بدنما کر دے گی۔"

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَلْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ» (البخاري ومسلم وأحمد)

"اچھی بات صدقہ ہے۔"

اس بات کا خیال رہے کہ آپ کی آواز سننے والے کی ضرورت سے زیادہ بلند تو نہیں ہو رہی ہے کیونکہ آواز بے ادبی اور رعونت کی علامت ہے۔ ضرورت سے زیادہ بلند آواز میں کلام کرنا مناسب نہیں۔

حضرت لقمان علیہ السلام کی اپنے فرزند کو نصیحت' جو قرآن میں مذکور ہے' اس میں ہمارے لئے بھی نصیحت ہے:

﴿وَٱغْضُضْ مِن صَوْتِكَ ۚ إِنَّ أَنكَرَ ٱلْأَصْوَٰتِ لَصَوْتُ ٱلْحَمِيرِ ﴿١٩﴾﴾ (لقمان ۳۱/ ۱۹)

"اور اپنی آواز پست رکھ' سب آوازوں سے زیادہ بری آواز گدھوں کی آواز ہوتی ہے۔"

④ **اپنی پسند دوسروں کی پسند:** مسلم بہن جو اپنے لئے پسند کرے وہی دوسری بہنوں کے لئے بھی پسند کرے۔ یہ سچے ایمان کی علامت ہے۔ ایسا ایمان جس نے قلب میں مضبوط جڑ پکڑ لی ہو اور عمل کی خوشبو سے اس کی تصدیق ہوتی ہو۔ رسول اللہ کا فرمان ہے:

«لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ»

(متفق علیہ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ اپنے بھائی کے لئے وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔"

مکمل ایمان اسلام کے اس بنیادی اصول کو عملی شکل دینے کے بعد ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ یہ اسلامی اخوت کا وہ اعلیٰ اصول ہے جس کے بارے میں اللہ کا واضح فرمان ہے:

﴿إِنَّمَا ٱلْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ﴾ (الحجرات۴۹/ ۱۰)

"مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔"

اسلامی اخوت جو ایمان باللہ کی بنیاد پر قائم ہوتی ہے' خاندانی اور نسبی اخوت سے اعلیٰ اور ارفع ہوتی ہے۔ خاندانی برادری کا دائرہ تو بہت تنگ ہوتا ہے لیکن اسلامی اخوت تو وہ ہے جس کی کوئی حد و انتہا نہیں' نہ ہی وہ کسی خاص وقت میں مقید ہوتی ہے۔ اسلامی اخوت کا ایک سرا اگر بابا آدم سے جڑا ہے تو دوسرا قیامت کی گھڑی تک دراز ہے۔

ایمان باللہ انسان کے دل و دماغ کو ہر آلائش سے پاک و صاف رکھتا ہے۔ اسی ایمان کی بدولت وہ ہر حال میں خواہ آرام ہو یا تکلیف راضی برضا رہتا ہے۔ صحیح ایمان نفس کی اصلاح کرتا ہے چنانچہ وہ دنیا اور دنیا کے فتنوں سے محفوظ رہتا ہے۔

عقل کی اصلاح یوں ہو جاتی ہے کہ اس کی سوچ کا محور آخرت' آخرت کی کامیابی اور وہاں بلند درجات کا حصول بن جاتی ہے۔ چنانچہ ہم مومن مردوں اور عورتوں کا یہ حال دیکھتے ہیں کہ وہ دنیاوی خود غرضی' مفاد پرستی اور حرص و ہوس کے جال میں پھنسنے کے بجائے اپنے مومن بھائیوں اور بہنوں کو اپنے اوپر ترجیح

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینے کے اعلیٰ کردار کے محافظ ہوتے ہیں خواہ اس سے خود انہیں تنگی میں پڑنے کا اندیشہ کیوں نہ ہو۔

ان کا شیوہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دوسروں کے لئے وہی پسند کرتے ہیں جو اپنے لئے پسند کرتے ہیں۔ یہ بات دنیا پرستوں کی سمجھ میں نہیں آئے گی لیکن مسلم بہنوں کے لئے عجیب و غریب ہرگز نہیں۔ کیونکہ ان کی روح کمال اور بلندی کے صحیح مفہوم سے آشنا اور ان کا نفس خیر کے جذبے سے معمور اور دل فضیلت کی محبت سے سرشار ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ایسے ہی لوگوں کے متعلق ارشاد ہے:

﴿ وَالَّذِينَ تَبَوَّءُو الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِن قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٩﴾ ﴾ (الحشر٥٩/ ٩)

"اور جو لوگ پہلے سے ٹھکانے بنائے ہوئے اور ایمان استوار کئے ہوئے ہیں وہ دوست رکھتے ہیں ان لوگوں کو جو ہجرت کر کے ان کی طرف آرہے ہیں' اور جو کچھ ان کو دیا جا رہا ہے اس سے وہ اپنے دلوں میں کوئی خلش نہیں محسوس کر رہے اور ان کو اپنے اوپر ترجیح دے رہے ہیں اگرچہ انہیں خود احتیاج ہو' اور جو خود غرضی سے محفوظ رکھے گئے تو درحقیقت وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔"

⑤ **امر بالمعروف و نہی عن المنکر :** امت مسلمہ کی ایک امتیازی صفت یہ ہے کہ یہ امت ساری دنیا میں بھلائی کو پھیلانے اور برائی سے روکنے کے لئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجود میں لائی گئی ہے۔ اسی صفت کی وجہ سے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس کو دوسری اقوام اور ادیان پر فضیلت بخشی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ﴾ (آل عمران۳/ ۱۱۰)

"تم بہترین امت ہو' لوگوں کی رہنمائی کے لئے بھیجے گئے ہو' معروف کا حکم دیتے ہو' منکر سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔"

سورہ توبہ میں مزید فرمایا گیا:

﴿ وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَوٰةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَوٰةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ﴾ (التوبۃ۹/ ۷۱)

"اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔ یہ بھلائی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہیں اور نماز کا اہتمام کرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔"

یہ آیتیں وہ روشن چراغ ہیں جو ہمارے لئے صحیح راستے کے تعین کے لئے کافی ہیں۔ ان واضح ہدایات کے بعد کسی مسلم کو صحیح طریق زندگی کے انتخاب میں کسی شک و شبہ یا حیل و حجت کی گنجائش نہیں رہ جاتی۔

ان آیات میں ہماری مسلمان بہنوں سے بھی اسی طرح خطاب ہے جیسے مردوں سے۔ مسلم بہنوں کو بھلائیوں کے حکم اور برائیوں سے روکنے کے فریضے کو اپنے گھر سے شروع کر کے اپنی پڑوسنوں تک وسیع کرنا ہے۔ پاس پڑوس میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاں بھی امر بالمعروف کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے' اس کی فوراً شروعات کی جائیں۔ اگر پڑوسن کا گھر کسی منکر کی آماجگاہ بن گیا ہے تو اس کو مٹانے کی جدوجہد کی جائے۔ یہ مسلم بہن کی عظیم ذمہ داری ہے۔

حکمت اور مصلحت کے ذریعے اس کام میں حسن پیدا کیا جائے۔ اگر صورتحال ایسی ہے کہ کھل کر کہنا مشکل ہو تو کم از کم اتنا تو ہو کہ مسلم بہن کا اسلامی طرز عمل ان کی منکرات سے اعلان برات کرے۔ عین ممکن ہے کہ آپ کی جامع اور اعلیٰ شخصیت ان کے لئے خیر کو اپنانے اور ناپسندیدہ باتوں سے بچنے کے لئے مثال بن جائے۔

یہاں پر یہ بات نہایت اہم ہے کہ مسلم بہنیں اپنی پڑوسن کو جس بات کی تعلیم دیں وہ خود اس کا عملی نمونہ بنیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ دوسروں کی منکر روش پر نکتہ چینی تو کریں' لیکن اسی نوعیت کا منکر کوئی ان کے گھر میں شروع کر دے تو ان کے کان میں جوں تک نہ رینگے۔ اس سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا بلکہ برعکس نتیجہ بھی نکل سکتا ہے۔ اس کے بعد وہ آپ کی کسی بات کو سچ نہیں سمجھیں گی۔ ایک مرتبہ انہوں نے آپ کی نصیحت بھری باتیں سن لیں تو سن لیں' دوبارہ سننے کے لئے ہرگز تیار نہ ہوں گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِيْ أُمَّةٍ قَبْلِيْ، إِلاَّ كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّوْنَ، وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُوْنَ بِأَمْرِهِ، ثُمَّ إِنَّهُمْ تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ، يَقُوْلُوْنَ مَا لاَ يَفْعَلُوْنَ وَيَفْعَلُوْنَ مَا لاَ يُؤْمَرُوْنَ، فَمَنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَيْسَ وَرَآءَ ذٰلِكَ مِنَ الإِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ»(مسلم وأحمد والبيهقي)

"مجھ سے پہلے جس امت میں بھی نبی بھیجا گیا' ان کی امت میں ان کے مددگار ہوتے تھے اور ایسے لوگ ہوتے تھے جو ان نبیوں کے احکام پر عمل کرتے اور ان کی سنت کو اپناتے تھے پھر ان کے بعد ایسے ناخلف لوگ پیدا ہوئے جن کا طریق کار یہ تھا کہ وہ جو کچھ کہتے اس پر عمل نہ کرتے اور وہ کام کرتے جس کا انھیں حکم نہ ہوتا تھا۔ لہٰذا ایسے نافرمانوں کے ساتھ جو ہاتھ سے جہاد کرے وہ مومن اور جو دل سے جہاد کرے (یعنی انہیں برا جانے) وہ بھی مومن اور اس کے بعد رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان نہیں ہے۔"

٦ حق بات کی تائید:

«عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُوْمًا فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللهِ! أَنْصُرُهُ مَظْلُوْمًا فَكَيْفَ انْصُرُهُ ظَالِمًا؟ قَالَ: تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ فَذٰلِكَ نَصْرُكَ إِيَّاهُ»(متفق عليه)

"حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک شخص نے عرض کیا' یا رسول اللہ! مظلوم کی مدد تو کروں لیکن ظالم کی کیسے مدد کروں؟ فرمایا' اسے ظلم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے روک دو۔ یہی تمہارا اس کی مدد کرنا ہے۔"

اسلام کی آمد سے قبل اہل عرب قبائلی زندگی گزارتے تھے۔ قبیلے کے افراد نہایت متعصب ہوتے۔ اپنے قبیلے والوں کی مدد اور حمایت کرنا ہی ان کی زندگی کا مقصد ہوتا۔ اپنے قبیلے کا فرد یا اس کے افراد خواہ کتنا بڑا جرم یا گناہ کیوں نہ کریں دوسرے قبیلے والوں کے مقابلے میں وہی برحق مانے جاتے۔ چنانچہ ان کی مدد کرنا ضروری سمجھا جاتا۔ قبیلہ ہی ان کے یہاں حق و باطل کا معیار تھا۔ اگر کسی قبیلے کا کوئی فرد دوسرے قبیلے کے ہاتھوں مارا جاتا تو اس قبیلے کے سارے افراد یہاں تک کہ عورتیں بھی اس کی مجرم سمجھی جاتیں اور ان کی جان' مال اور عزت سب کچھ ان کے لئے حلال بن جاتا۔

جب اسلام آیا اور لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہوئے تو ان کی کایا ہی پلٹ گئی۔ ان کی پرانی تقالید ختم ہو گئیں۔ اسلام کی روح ان میں سرایت کر گئی۔ ہر شخص جس نے کلمہ شہادت پڑھ لیا' وہ بھائی بن گیا اور جس نے اس سے انکار کیا اس سے سارے رشتے ٹوٹ گئے۔ دوستی اور دشمنی کے نئے معیار قائم ہوئے۔ "انصر اخاک ظالما او مظلوما" (اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ ظالم ہو یا مظلوم) کو اسی معیار کے مطابق ایک نیا اور حقیقی مفہوم دیا گیا۔ اخوت کا اصول بتایا گیا کہ:

﴿ إِنَّمَا ٱلْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ ﴾ (الحجرات۴۹/ ۱۰)

"مومنین بھائی بھائی ہیں۔"

یہی اخوت' ہر مسلمان پر اپنے مظلوم بھائی کی مدد کرنے کو واجب ٹھہراتی ہے۔ اسی طرح ظالم بھائی کی مدد کرنا بھی واجب ہے لیکن ظالم کی یہ مدد زمانہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاہلیت کے مفہوم میں نہیں بلکہ اسلامی مفہوم میں، یعنی ظالم کو اس کے ظلم سے روکنا اور اس کے ظلم و ستم پر بند باندھنا ہے۔

اگر ظالم کو ظلم کرنے کے لئے چھوڑ دیا جائے اور وہ خلق خدا کو اپنے ظلم کا شکار بناتا رہے تو وہ اللہ کے عتاب سے نہیں بچ سکتا اور جہنم کی آگ اس کا انجام ہو گی لیکن اگر اسے ظلم سے روک کر اس کے اعمال نامہ کو سیاہ ہونے سے بچا لیا جائے تو گویا یہ بات اس پر منتج ہو گی کہ کل وہ آخرت میں اللہ کے غضب کا شکار ہونے کے بجائے اس کی رحمت کا مستحق ٹھہرے گا اور جنت میں داخل کیا جائے گا۔ یہی دراصل مسلم بھائی کی مدد کرنے کا اصلی اور بنیادی مفہوم ہے۔

⑦ معذرت قبول کرنا: خطاکار کی معذرت قبول کرنا اعلیٰ اسلامی صفت ہے۔ کسی سے کوئی غلطی یا گناہ سرزد ہو جائے اور پھر وہ اس تعلق سے نادم ہو کر آپ سے معذرت چاہے تو اسے معاف کر دیں۔ اس حسن خلق سے ایک طرف خطاکار کو اپنی اصلاح کا موقع ملے گا تو دوسری طرف مسلم معاشرے میں آپس کے تعلقات قائم و دائم رہیں گے اور معاشرہ بکھرنے سے محفوظ رہے گا۔ ہمارے نبی ﷺ نے ہمیں اسی کی تعلیم دی ہے۔

مسلم بہنوں کو چاہئے کہ خوش دل اور شگفتہ مزاج ہوں۔ وسیع القلب اور وسیع الظرف ہو۔ اپنی مسلم بہنوں اور پڑوسنوں کے تعلق سے خوش گمانی سے کام لیتی ہوں۔ بظاہر کسی کی جانب سے غلطی، زیادتی، حق تلفی یا کوتاہی سرزد ہو جائے تو خوش گمانی سے کام لیتے ہوئے اس کے لئے ایک اچھا عذر خود تلاش کریں اور اس سے چشم پوشی کر لیں۔ ساتھ ہی یہ ایمان قوی ہو کہ اللہ میری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس فیاضی اور شفقت کو اجر سے ضرور نوازے گا۔ مسلم بہن کو چاہئے کہ اس صفت کا عملی نمونہ اپنی پڑوسن کے سامنے پیش کرے۔ اور یہ بات نہ بھولے کہ پڑوسن کی غلطی کو معاف اور اس کی معذرت قبول کر کے دراصل جنھیں وہ اپنی عنایت سے نواز رہی ہے وہ کوئی غیر نہیں بلکہ اپنی دینی بہنیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "انما المومنون اخوۃ" (مومن ایک دوسرے کے بھائی ہیں)۔

⑧ صلح کرانا: اگر آپ کی دو پڑوسنوں میں اختلافات ہو گئے ہوں یا لڑائی جھگڑے کی نوبت آ گئی ہے تو آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ ان میں صلح و صفائی کے لئے تگ و دو کریں۔ ہم نے گزشتہ بحث میں دیکھ لیا کہ اسلام کس طرح ساری دنیا کے مسلمانوں کو ایک اٹوٹ رشتے سے جوڑ دیتا ہے اور کس طرح یہ رشتہ خونی رشتوں سے بھی زیادہ طاقت ور ہے۔ اس ایمانی اخوت پر اللہ نے صاف صاف یہ بیان فرما کر کہ "مومن ایک دوسرے کے بھائی ہیں" گویا مہر لگا دی ہے۔

اسی اخوت کا تقاضا ہے کہ جب دو مسلم بھائیوں یا بہنوں میں ناچاقی ہو جائے تو فوراً خود اس کو دور کرنے کی کوشش کریں اور اللہ کی تابعداری کا ثبوت دیں۔ دوسری طرف یہ حقیقت بھی ہے کہ اگر مسلمانوں میں لڑائی جھگڑے، قطع تعلق اور ایک دوسرے سے چپقلش جیسے امراض عام ہو جائیں تو وہ اخوت کی برکتوں سے محروم ہو کر رہ جائیں گے اور اس کا انجام بد خود انہیں بھگتنا پڑے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ حکم فرماتا ہے کہ جب مومن بھائیوں میں آپس میں افتراق کی نوبت آ جائے تو فوراً ان کی اصلاح کی کوشش کریں۔

سورہ حجرات میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ إِنَّمَا ٱلْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا۟ بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ ۚ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿١٠﴾ ﴾ (الحجرات٤٩/ ١٠)

”مومن تو ایک دوسرے کے بھائی ہیں' لہٰذا اپنے بھائیوں کے درمیان تعلقات کو درست کرو اور اللہ سے ڈرو' امید ہے کہ تم پر رحم کیا جائے گا۔“

رسول اللہ ﷺ نے بھی اسی بات کی تلقین فرمائی ہے کہ جب دو مسلمان آپس میں جھگڑ پڑیں تو ان میں صلح کرا دی جائے اور صلح کرانے والوں کے لئے اجر کا وعدہ ہو فرمایا ہے:

«كُلُّ سُلاَمَى مِنَ النَّاسِ، عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ، كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ، يَعْدِلُ بَيْنَ الإِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ، وَيُعِينُ الرَّجُلَ فِي دَآبَّتِهِ فَيَحْمِلُهُ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ، وَبِكُلِّ خُطْوَةٍ يَمْشِيهَا إِلَى الصَّلاَةِ صَدَقَةٌ. وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَيُمِيطُ الأَذَي عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ»(البخاري ومسلم وأحمد)

”انسان کے ہر عضو پر جب دن کا سورج طلوع ہوتا ہے صدقہ لازم ہوتا ہے۔ اگر وہ دو انسانوں کے درمیان انصاف کرتا ہے تو وہ صدقہ ہوتا ہے۔ اگر کسی کو سواری پر چڑھنے میں مدد دیتا ہے' یہ بھی صدقہ ہے اور نماز پڑھنے کے لئے جانے پر ہر قدم جو وہ اٹھاتا ہے' صدقہ ہے اگر کسی سے کلمہ خیر کہتا ہے تو یہ بھی صدقہ ہے۔ اسی طرح راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا صدقہ ہے۔“

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآنی آیات اور حدیث کے ان حوالوں سے یہ بات واضح ہو گئی کہ ہماری مسلم بہنوں کو اپنی پڑوسنوں کے اختلافی معاملات میں کیا کردار ادا کرنا ہے' اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہوئے کس طرح ایک انصاف کرنے والی بہن بن کر اپنی بہنوں کی اصلاح کرنی ہے۔

⑨ **پڑوسی بہنوں سے محبت اور میل ملاقات:** مسلم بہنوں کو چاہئے کہ اپنی پڑوسن دینی بہنوں سے محبت کریں اور اسی تعلق کی بنا پر وقتاً فوقتاً ان کے گھر جایا کریں۔ باہمی محبت اور الفت سے ایک طرف پیار بھرا ماحول وجود میں آتا ہے تو دوسری طرف سماجی زندگی مربوط اور مضبوط ہوتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے امت مسلمہ کے افراد کو ایک انسانی جسم سے تعبیر کیا ہے جن میں باہمی الفت' محبت اور بھائی چارگی کی روح سرایت کئے ہوتی ہے۔

آپ ﷺ کے الفاظ ہیں:

«مَثَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى» (البخاري مع الفتح ١٠/ ٤٣٨، مسلم نسخة محمد عبدالباقي ٤/ ١٩٩٩)

''مومنوں کی مثال' آپس میں محبت مہربانی اور شفقت کرتے ہوئے ایک جسم کی سی ہے۔ جب ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو سارے جسم کے اعضاء بے خوابی اور بخار کی طرف ایک دوسرے کو بلاتے ہیں۔''

اگر پڑوسی قریبی رشتہ دار ہوں اور ان میں آپس میں رحمی رشتہ ہو تب تو مسلم بہنوں کے لئے فرض ہو جاتا ہے کہ ان سے نہ صرف تعلقات استوار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں بلکہ ان کے ساتھ محبت اور الفت کو فروغ دیں اور اس کے تقاضے نبھاتے ہوئے ان سے ضرور ملنے جایا کریں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ اللهَ خَلَقَ الْخَلْقَ، حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْهُمْ، قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَتْ: هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ مِنَ الْقَطِيعَةِ، قَالَ نَعَمْ، أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ، وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ؟ قَالَتْ: بَلٰى! قَالَ فَذٰلِكِ لَكِ»(البخاري ومسلم)

”اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا جب اس سے فارغ ہوا تو رحم کی رشتہ داری کھڑی ہوئی اور عرض گزار ہوئی۔ یہ قطع رحمی سے تیری پناہ پکڑنے کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں' کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ میں اس سے جڑوں جو تجھے جوڑے اور اس سے کٹ جاؤں جو تجھے توڑے۔ عرض گزار ہوئی۔ کیوں نہیں' فرمایا تو اسی طرح ہو گا۔“

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم چاہو تو قرآن کی یہ آیت بھی پڑھ لو۔:

﴿ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِن تَوَلَّيْتُمْ أَن تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ﴿٢٢﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ ﴿٢٣﴾ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا ﴿٢٤﴾ ﴾ (محمد٤٧/ ٢٢-٢٤)

”پس اگر تم نے منہ پھیرا تو اس کے سوا تم سے کچھ متوقع نہیں کہ تم زمین میں فساد برپا کرو اور اپنے رحمی روابط پر چھری چلاؤ۔ یہی لوگ ہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن پر اللہ نے لعنت کی۔ پس ان کے کانوں کو بہرا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا۔ کیا یہ لوگ قرآن مجید پر غور نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر تالے پڑھے ہوئے ہیں۔"

شیخ محمد فواد' صحیح مسلم شریف کے حاشیے میں مذکورہ حدیث کے ضمن میں لکھتے ہیں:

"قاضی عیاض نے بیان کیا کہ رحم وہ شے ہے جس کو جوڑا اور توڑا جا سکتا ہے۔ یہاں پر رحم کا لفظ معنوی دلالت کے لئے آیا ہے نہ کہ مادی اور جسمانی مفہوم میں۔ یہ دراصل وہ قرابتی اور نسبتی رشتے ہیں جو ایک رحم مادر سے جڑے ہوئے ہوں۔ ایک رحم مادر سے وجود میں آنے والے سارے باہمی رشتے رحم کہلائیں گے۔ اس حدیث میں رحم کے کھڑے ہونے یا کلام کرنے کا ذکر اپنے حقیقی مفہوم میں نہیں بلکہ ایک خوبصورت تمثیل اور استعارہ کی شکل میں ہے' جیسا کہ اہل عرب کا ایک عام اسلوب ہے۔ انداز بیان کے اس اسلوب کو اپنا کر دراصل اس رشتے کی عظمت' فضیلت اور اس کو پامال کرنے والے کے عمل کی شناعت اور قباحت کو بتانا مقصود ہے۔"

⑩ دعوت قبول کرنا: مسلم بہنوں پر یہ بھی واجب ہے جب ان کی پڑوسن ان کے گھر ملنے آئے یا ولیمے وغیرہ کی دعوت دے تو اسے قبول کرتے ہوئے اس میں شرکت کریں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ، فَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ»(مسلم والترمذي)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جب تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے تو اسے قبول کرے اور اگر وہ روزے سے ہو تو اسے دعا دے دے۔"

لیکن اگر اس دعوت میں شرکت سے دینی جذبے کے مجروح ہونے یا جسمانی نقصان کا اندیشہ ہو تو پھر معذرت کر لے۔

⑪ چھینک کا جواب دینا: جب کوئی مرد یا عورت چھینکے تو اسے "الحمد للہ" کہنا چاہئے اور جس نے اسے سنا تو اس کے جواب "یرحمک اللہ" کہہ کر دے گا۔ جس کے جواب میں چھینکنے والا (یھدیکم اللہ ویصلح بالکم) کے دعائیہ کلمات کہے گا۔

یہ چھینک کے اسلامی آداب ہیں۔ مسلم خاتون اپنی پڑوسن کی ہم نشین ہو تو دوسرے آداب کی طرح اس کا بھی لحاظ کرے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: (اَلْحَمْدُ للهِ) وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ: (يَرْحَمُكَ اللهُ) فَإِذَا قَالَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللهُ فَلْيَقُلْ (يَهْدِيكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ)»

(البخاري)

"جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو (الحمد للہ) کہے اور اس کا بھائی یا ساتھی اس سے (یرحمک اللہ) کہے۔ جب وہ اس سے (یرحمک اللہ) نے تو چھینکنے والا (يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ) کہے۔"

⑫ قسم کو سچا کرنا: جب پڑوسن کوئی ایسی قسم کھا لے جو کسی معصیت سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متعلق نہ ہو اور پھر اسے اس قسم کو پورا کرنے میں مشکل آ رہی ہو تو پڑوسن بہن کو چاہئے کہ قسم کو سچا بنانے میں اس کی مدد کرے۔ یہ بھی اسلامی آداب میں سے ہے۔ قسم کھانے والا جوش یا غصے میں آکر قسم کھا لے اور اس کو عملی طور پر پورا کرنے میں کافی مشقت اور تکلیف میں پڑ جائے تو مسلم بھائی بہنوں کو چاہئے کہ قسم پوری کرنے میں اس کی مدد کر کے اسے اس کرب سے چھٹکارا دلا دیں۔ یقیناً یہ باعث اجر و ثواب ہو گا۔ مندرجہ ذیل حدیث میں اس کا حکم بھی دیا گیا ہے:

«عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ـ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ـ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ، وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ، وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِي، وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ»(البخاري ومسلم)

”حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ہمیں حکم دیا کہ مریض کی عیادت کریں' جنازوں کے ساتھ جائیں' چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دیں۔ قسم کھانے والے کو سچا کر دیں' مظلوم کی مدد کریں' دعوت دینے والے کی دعوت کو قبول کریں اور سلام کو عام کریں۔“

یہاں بہنوں کے لئے میں یہ وضاحت کر دوں کہ اس حدیث میں جنازے کے ساتھ جانے کا جو حکم وارد ہوا ہے وہ صرف مردوں کے لئے خاص ہے۔ خواتین کو رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑬ عزت و احترام کرنا: مسلم بہنیں اپنی پڑوسن کا احترام کریں اور ان کو برابری کا درجہ دیتے ہوئے ان سے مساویانہ برتاؤ کریں' خواہ آپس میں مال و دولت' علم و ثقافت' جاہ و مرتبت کا کتنا ہی فرق کیوں نہ ہو۔ لوگوں کے ساتھ احترام کا سلوک کرنا نیکی ہے کیونکہ اس سے محبت اور الفت کو فروغ ملتا ہے۔

خواتین اپنی انا اور برتری کے جذبے سے عام طور پر مغلوب ہو جاتی ہیں جو دوسری بہنوں کی تحقیر و استحقار کی بدنما صورت میں سامنے آتی ہے۔ یہ خطرناک صورتحال ہے جس سے ہمیشہ چوکنا رہنے کی ضرورت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ممانعت فرمائی ہے کہ کوئی مسلم اپنے مسلم بھائی کو حقیر یا کمتر سمجھے۔ آپ نے فرمایا:

«بِحَسْبِ امْرِيءٍ مِّنَ الشَّرِ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ»(مسلم وأحمد)

"کسی کے برا ہونے کے لئے یہی بات کافی ہے کہ وہ اپنے مسلم بھائی کو حقیر سمجھے۔"

چنانچہ مسلم بہنوں پر واجب ہے کہ اپنی پڑوسن کی عزت و تکریم کریں۔ اس کے ساتھ بھلائی کا برتاؤ کریں۔ اس کو کسی موقع پر اس کے کمتر ہونے کا احساس نہ دلائیں اور نہ اس کے اندر پائے جانے والے کسی نقص یا عیب کا تذکرہ اس کے سامنے کریں۔ ہماری بہنوں کو اچھی طرح یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ اپنی بہن کی کمتری اور اپنی برتری کے احساس کی بنا پر اپنی پڑوسن کا دل دکھا کر ہم اللہ کی ناراضگی سے نہیں بچ سکتے۔ استغفر اللہ من ذلک۔

⑭ پڑوسن بہن کی طرف سے اذیت پر صبر کرنا: جب کوئی مسلم بہن اپنی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بری پڑوسن کی طرف سے اس طرح آزمائش سے دو چار ہو کہ اسے اس کی طرف سے اذیت کا سامنا کرنا پڑے تو اس بہن کو چاہئے کہ صبر سے کام لے۔ صبر ہی کی نعمت سے اس صورت حال کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے اور یہ صبر ہی ہماری مسلم بہن کو اس مصیبت سے نجات دلائے گا۔

ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اپنے پڑوسی کی شکایت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' صبر سے کام لو۔ پھر تیسری یا چوتھی بار آپ نے فرمایا' اپنا سامان نکال کر راستے پر رکھ دو۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ لوگ گزرتے اور پوچھتے۔ "بھائی! یہ کیا معاملہ ہے؟" وہ کہتا میرا پڑوسی مجھ کو ایذا پہنچاتا ہے۔ یہ سن کر لوگ اس پڑوسی پر لعنت بھیجنے لگے آخر کار وہ پڑوسی خود اس کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ "چلو اپنا سامان اپنے گھر لے جاؤ' واللہ میں دوبارہ ایسی حرکت نہیں کروں گا"۔

⑮ احسان کے بدلے احسان: انسانی طبیعت کچھ اس طرح کی واقع ہوئی ہے کہ جب ایک انسان دوسرے انسان سے اچھا سلوک کرتا ہے تو اس کی طرف سے بھی اپنے لئے ایسی ہی امید رکھتا ہے لیکن اگر اسے احسان کے بدلے میں احسان ملے اور نہ اظہار تشکر! بلکہ اس کے برعکس اس جانب سے تکلیف پہنچے تو انسان مایوس ہو جاتا ہے اور کار خیر کے متعلق اس کا جذبہ سرد پڑنے لگتا ہے۔

ایک سچی مسلم خاتون کسی کے ساتھ بھلائی کرتی ہے تو وہ اپنی شہرت' تعریف اور ذاتی فائدے کے لئے نہیں صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کی طالب ہوتے ہوئے یہ کام کرتی ہے۔ وہ اپنی بہن سے اسی کے مثل بدلے کی امید لگائے نہیں بیٹھی رہتی اور بدلہ نہ ملنے کی صورت میں مایوس نہیں ہوتی۔ وہ تو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر احسان اللہ کی خاطر کر رہی ہوتی ہے۔ اس کے نزدیک یہ اہم نہیں ہوتا کہ بنات آدم نے ہماری بھلائی کا بدلہ بھلائی سے دیا یا ہنسی اور تمسخر سے۔ یا برائی اور ناروائی سے۔ بلکہ یہ کہ کیا میرے اس ٹوٹے پھوٹے عمل کو میرے رب نے شرف قبولیت بخشا ہے یا نہیں؟

«عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ۔ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ۔ أَنَّ رَجُلاً قَالَ يَارَسُوْلَ اللهِ! إِنَّ لِيْ قَرَابَةً، أَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُوْنِيْ، وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسِيئُوْنَ إِلَيَّ، وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُوْنَ عَلَيَّ، فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ ۔ التراب ۔ وَلاَ يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللهِ ظَهِيْرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلَى ذٰلِكَ»(مسلم وأحمد)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میرے کچھ رشتہ دار ہیں۔ میں ان سے جڑتا ہوں لیکن وہ مجھ سے کٹتے ہیں۔ میں ان کے ساتھ نیکی کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں۔ میں ان کے ساتھ بردباری سے پیش آتا ہوں اور وہ میرے ساتھ جہالت سے۔ فرمایا اگر یہی بات ہے جو تم نے بیان کی تو تم ان کا منہ خاک سے بھرتے ہو۔ جب تک تم اسی طریقے پر کاربند رہو گے' اللہ تعالیٰ برابر تمھاری مدد فرماتا رہے گا۔“

(۱۴) <u>گالی گلوچ نہ کرنا:</u> ہر مسلم بہن پر حرام ہے کہ وہ کسی بہن کو گالی دے چہ جائیکہ وہ اس کی پڑوسن ہو۔ خواہ انسان کتنے ہی غصے میں ہو گالی دینے کا کوئی جواز نہیں۔ گالی دینا ایک غلط فعل ہے جو مسلم مرد عورتوں کے اخلاق سے میل نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھاتا۔ گالی بکنا دراصل برائی کا نیا دروازہ کھولنے کے مترادف ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس معاملے میں سخت تنبیہ فرمائی ہے:

«عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ـ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ـ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ»

(متفق عليه)

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے۔"

⑰ **عار دلانے اور کسی پر ہنسنے سے پرہیز:** عار دلانا یہ ہے کہ کسی کی غلطی، کمزوری، خامی یا عیب کو اس کے سامنے اس طرح بیان کیا جائے کہ وہ عار یا ذلت محسوس کرے۔ چونکہ اس عمل کے پس پردہ اپنے بھائی کی تحقیر مقصود ہوتی ہے۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے:

«بِحَسْبِ امْرِيءٍ مِّنَ الشَّرِ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمِ»

(مسلم وأحمد)

"آدمی کے برا ہونے کے لئے یہ بات کافی ہے کہ وہ اپنے مسلم بھائی کو حقیر سمجھے۔"

یہ انسان کے بد اخلاق ہونے کی علامت ہے۔ اور یہ حرکت صرف اسی شخص سے سرزد ہوتی ہے جس کا دل کینہ اور کراہیت سے بھرا ہوا ہو اور جو یہ چاہتا ہو کہ مسلمانوں میں بغض اور تفرقہ پیدا ہو۔ عار دلانے کے ساتھ ساتھ اگر مسلم بھائی کی مصیبت اور بدحالی پر ہنسنے اور اس کا مذاق اڑانے کی خصلت بھی موجود ہے تو معاملے کی سنگینی خطرناک حد کو پار کر چکی ہے۔ کسی مصیبت پر ہنسنا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دراصل ایمان میں کمی اور کمزوری کی علامت ہے۔
مسلم خواتین کو چاہئے کہ کسی بھی مسلم بہن اور خاص طور پر مسلم پڑوسن کی بدحالی کا ہرگز مذاق نہ اڑائیں۔ اور یہ بات جان لیں کہ صحیح مومن خاتون وہ ہے جو اپنی بہن کے لئے بھی وہی پسند کرے جو خود اپنے لئے۔ یہ بات بھی نہیں بھولنا چاہئے کہ انسان پر آنے والی ہر حالت اللہ کی طرف سے تقدیر کے مطابق آتی ہے۔ ہر شخص سے ہر وقت غلطی اور کوتاہی سرزد ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ آج آپ جس پر ہنس رہی ہیں حالات کی ستم ظریفی آپ کو وہاں پہنچا دے کہ کل وہ آپ پر ہنسے۔ نعوذ باللہ۔

⑱ <u>حسد سے اجتناب:</u> جب کسی کو مال و دولت' خاندان یا مرتبہ میں اپنے سے بڑا دیکھ کر دل میں یہ تمنا ہو کہ اس کی یہ نعمت اس سے چھن جائے' یہی حسد ہے۔ پڑوسنوں میں ایک دوسرے سے حسد کرنا عام بات ہے' سوائے ان مومنات کے جن کے اندر ایمان کا پہلو نمایاں اور غالب ہوتا ہے۔
حسد کرنا گویا ایمان کی کمی اور قلب کی سیاہی کی علامت ہے۔ ورنہ اللہ کی دی ہوئی نعمت پر غم اور حسد کے کیا معنی! مومن کا تو یہ ایمان ہوتا ہے کہ دنیا کی ہر نعمت اللہ کی دی ہوئی ہے۔ وہ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور جس سے جب چاہتا ہے لے لیتا ہے۔ اہل ایمان رشک و حسد نہیں بلکہ صبر اور شکر کے راستے کے راہی ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ أَمْ يَحْسُدُونَ ٱلنَّاسَ عَلَىٰ مَآ ءَاتَىٰهُمُ ٱللَّهُ مِن فَضْلِهِۦ ﴾

(النساء ٤/ ٥٤)

"پھر کیا یہ دوسروں سے اس لئے حسد کرتے ہیں کہ اللہ نے انھیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے فضل سے نوازا ہے۔"

⑲ **بد گمانی سے بچنا:** مسلم کی طبیعت اور مزاج میں خیر اور اچھائی کی جھلک ہوتی ہے۔ جس طرح اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات عالیہ سے مایوس یا بد گمان ہونا مومن کا شیوہ نہیں' اسی طرح وہ انسانوں کے تعلق سے ہر بد گمانی سے محفوظ ہوتا ہے۔ ان کے معاملات اور کاموں کو وہ اچھی نظر سے دیکھتا اور ہر واقعہ کی اچھی تعبیر کرتا ہے۔

کسی مسلم بہن کے سامنے اس کی پڑوسن کی طرف سے کسی ایسی حرکت کا ظہور ہو جس سے شک و شبہ کی بنا پر ایک غلط رائے قائم کی جاسکتی ہو تو بھی رائے قائم کرنے میں جلدی نہ کریں۔ اپنے حسن ظن کو بار بار موقع دیں۔ گمان کی بنا پر جلد بازی میں کوئی فیصلہ نہ کریں۔ شیطانی وسوسہ سمجھ کر اسے ٹال دینے کی سوچیں یا اس کی اچھی تعبیر سوچیں الا یہ کہ حقیقت مختلف شہادتوں کے ساتھ بالکل کھل کر آپ کے سامنے نہ آجائے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّ بَعْضَ ٱلظَّنِّ﴾ (الحجرات٤٩/ ١٢)

"بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔"

رسول اللہ ﷺ نے بھی اس بارے میں تنبیہ فرمائی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:

«إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلاَ تَحَسَّسُوْا، وَلاَ تَجَسَّسُوْا، وَلاَ تَنَاجَشُوْا، وَلاَ تَحَاسَدُوْا، وَلاَ تَبَاغَضُوْا، وَلاَ تَدَابَرُوْا، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا»(متفق علیه)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے اور ایک دوسرے کی عیب جوئی نہ کرو' باتیں چھپ کر نہ سنو' برتری نہ جتاؤ' حسد نہ کرو' عداوت نہ رکھو اور پیٹھ پیچھے برائی نہ کرو اور اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔"

⑳ **مذاق نہ اڑانا:** مومن بھائی بہنوں کا مذاق اڑانا حرام ہے۔ چنانچہ مسلم خواتین کو پڑوسنوں کے تعلق سے بھی اس معاملے میں سخت احتیاط برتنے کی ضرورت ہے۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّن نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۖ وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ۖ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ ۚ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿١١﴾﴾ (الحجرات ٤٩/ ١١)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو' نہ مرد دوسرے مردوں کا مذاق اڑائیں' ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔ اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں' ہو سکتا ہے وہ ان سے بہتر ہوں۔ آپس میں ایک دوسرے پر طعن نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کو برے القاب سے یاد کرو۔ ایمان لانے کے بعد فسق میں نام پیدا کرنا بہت ہی بری بات ہے۔ جو لوگ اس روش سے باز نہ آئیں وہ ظالم ہیں۔"

㉑ **قطع تعلق نہ کرنا:** مسلم پڑوسنوں میں خواہ کتنے ہی اختلافات کیوں نہ پیدا ہو جائیں' اسلام اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ آپس میں تعلقات یکسر ختم کر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے جائیں۔ ہو سکتا ہے آپس کی رنجشیں ایک دوسرے کو وقتی طور پر کبیدہ خاطر یا رنجیدہ کر دیں۔ یہ اپنی جگہ سہی لیکن ایسا بھی نہ ہو کہ سارے انسانی رشتوں پر چھری پھیر دی جائے۔ مسلمان مردوں اور عورتوں کو تین دن کے اندر اندر قطع تعلق کی اصلاح کر لینی چاہئے۔ تین دن سے زیادہ کوئی مسلم بہن اپنی بہن سے الگ تھلگ ہو کر نہیں رہ سکتی ورنہ دونوں فریق اللہ اور اس کے رسول کی نافرمان شمار کی جائیں گی۔ مندرجہ ذیل حدیث ایسے معاملات میں ہمارے لئے بہترین رہنما اور نمونہ ہے:

«عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الأَنْصَارِيِّ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لاَ يَحِلُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلاَثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ، فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلاَمِ» (متفق عليه)

"حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے بھائی کو متواتر تین دن سے زیادہ چھوڑے رہے۔ ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوں تو یہ ادھر کو منہ پھیر لے اور وہ ادھر اور دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔"

(۲۲) **غیبت سے اجتناب:** بد قسمتی سے غیبت کی برائی خواتین میں بہت عام ہے۔ عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ کسی کی صحیح بات کو بیان کرنا غیبت نہیں ہے۔ حالانکہ یہی غیبت ہے۔ کسی کے متعلق ایسی بات کرنا جسے وہ سنے تو ناپسند کرے 'غیبت ہے اور اگر بیان کی جانے والی بات اس کے اندر نہیں پائی جاتی تو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہتان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سخت الفاظ میں غیبت کی کراہیت کو بیان فرمایا ہے:

﴿ وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا ۚ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ ﴾ (الحجرات٤٩/ ١٢)

"اور تم میں کوئی کسی کی غیبت نہ کرے۔ کیا تمھارے اندر کوئی ایسا ہے جو اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا؟ دیکھو، تم خود اس سے گھن کھاتے ہو۔"

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

«كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ، وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ» (مسلم وأبوداؤد والترمذي)

"ہر مسلمان کا خون، مال اور عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔"

(٢٣) **تکبر سے اجتناب:** مسلم بہن پر یہ بھی واجب ہے کہ اپنی پڑوسن کے سامنے اپنے اعلیٰ ملبوسات، زیورات، مال یا جمال کی نمود و نمائش اور فخر کرنے یا اپنے اونچے مرتبے اور اعلیٰ حیثیت پر تکبر کرنے سے اجتناب کرے۔ رسول اللہ ﷺ جو تمام انسانوں کے سردار ہیں، نہایت ہی متواضع اور بردبار تھے۔ بیواؤں، مسکینوں اور بچوں کے پاس جانے اور ان کی چھوٹی چھوٹی ضروریات پوری کرنے میں کوئی عار یا خرابی محسوس نہیں فرماتے تھے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ﴿١٨﴾ ﴾ (لقمان٣١/ ١٨)

"اور لوگوں سے منہ پھیر کر بات نہ کر، نہ زمین میں اکڑ کر چل، اللہ کسی خود پسند اور فخر جتانے والے کو پسند نہیں کرتا۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد مبارک بھی ملاحظہ ہو:

«وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارِ الْمُجَاشِعِيِّ - رضي الله عنه - أَنَّ رسول الله ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوْا حَتَّى لاَ يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ»(مسلم)

"عیاض ابن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی ہے کہ تم تواضع اختیار کرو' یہاں تک کہ کوئی دوسرے پر فخر نہ کرے اور نہ کوئی دوسرے پر ظلم کرے۔"

(۲۲) فریب اور دھوکے بازی سے احتراز: پڑوسن کے ساتھ دھوکے یا فریب کا معاملہ نہیں کرنا چاہیے۔

دھوکہ یا فریب صرف یہی نہیں ہے کہ کسی نے دھوکے سے روپے ہتھیا لئے یا کوئی اور چیز لے لی۔ چھوٹی اور معمولی باتوں میں بھی فریب کا پورا امکان ہوتا ہے جسے عام طور سے فریب نہیں سمجھا جاتا۔ مثلاً جانتے بوجھتے اپنی پڑوسن کو کسی معاملے میں اندھیرے میں رکھنا اور صحیح بات کھل کر بتا دینے کی بجائے خاموشی کو مصلحت سمجھ کر چپ رہنا یا زبان سے تو کچھ نہ کہنا لیکن اپنے انداز یا طور طریقے سے ایسا ظاہر کرنا جو خلاف حقیقت ہو اور جس سے کوئی دھوکا کھا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَٱلَّذِينَ يُؤْذُونَ ٱلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتِ بِغَيْرِ مَا ٱكْتَسَبُوا۟ فَقَدِ ٱحْتَمَلُوا۟ بُهْتَٰنًا وَإِثْمًا مُّبِينًا ﴿٥٨﴾﴾

(الأحزاب ۳۳/ ۵۸)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اور جو لوگ مومن مردوں اور عورتوں کو بے قصور اذیت دیتے ہیں انھوں نے ایک بڑے بہتان اور صریح گناہ کا وبال اپنے سر لے لیا ہے۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا، وَمَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا» (البخاري ومسلم)

"جس نے ہمارے خلاف ہتھیار اٹھایا اور جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔"

۶۵ **ٹوہ میں پڑنے سے بچنا:** ٹوہ میں رہنے سے مسلم بہن کی غلطیاں، پوشیدہ اور راز کی باتیں سامنے آسکتی ہیں جس سے اس کی عزت مجروح ہوگی۔ چنانچہ یہ بھی غلط اخلاقی حرکت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تجسس یا ٹوہ میں پڑنے کی حرمت بتائی ہے۔ اور فرمایا:

﴿وَلَا تَجَسَّسُوا﴾ (الحجرات ۴۹/ ۱۲)

"اور ٹوہ میں نہ پڑو۔"

۶۶ **منافقت سے دور رہنا:** نفاق اور اسلام ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتے۔ مسلم بہن کو چاہیئے کہ جس طرح اس کا ایمان نفاق سے پاک صرف اللہ کے لئے ہو اسی طرح لوگوں کے ساتھ اس کا معاملہ خلوص اور نیک نیتی پر مبنی ہو۔ ایسا نہ ہو کہ ہم زبان سے تو اپنی پڑوسن سے اچھا معاملہ کریں لیکن ہمارے دل میں اس کے لئے عداوت یا حسد کا جذبہ پوشیدہ ہو۔ یا یہ کہ ایک پڑوسن کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سامنے اس کی تعریف اور دوسری کی برائی کریں اور دوسری سے ملیں تو اس کی تعریف اور پہلی کی برائی شروع کر دیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَت فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا: إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ، وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ» (البخاري ومسلم ومالك)

"چار باتیں جس شخص میں پائی جائیں وہ خالص منافق ہو گا اور جس شخص میں ان میں سے ایک بات بھی ہوئی اس میں نفاق کی علامت ہو گی یہاں تک کہ اس کو ترک کر دے۔ جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے' جب بات کرے تو جھوٹ بولے' عہد کرے تو عہد شکنی یا وعدہ خلافی کرے اور جب جھگڑا کرے تو برا بھلا کہے۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

«تَجِدُوْنَ النَّاسَ مَعَادِنَ خِيَارُهُمْ فِيْ الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِيْ الإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوْا» (البخاري ومسلم)

"تم لوگوں کو (سونے اور چاندی کی) کانوں کی طرح پاؤ گے۔ جو دور جاہلیت میں بہتر افراد تھے وہ اسلام میں بھی بہترین ہیں' جب ان میں دین کی سمجھ بوجھ آ جائے۔"

سب سے بہتر مسلمان وہ ہیں جن کے اندر نفاق کے بارے میں سب سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ کراہیت ہو اور سب سے برے دو منہ والے لوگ ہوتے ہیں جو ایک کے منہ پر کچھ کہتے ہیں اور دوسرے کے منہ پر کچھ۔ دو منہ والے انسانوں کا انجام بہت برا بتایا گیا ہے:

«مَنْ كَانَ لَهُ وَجْهَانِ فِي الدُّنْيَا، كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانٌ مِنْ نَارٍ» (البخاري ومسلم وأحمد)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو دنیا میں دو منہ والا ہو گا تو قیامت کے روز اسکی زبان آگ کی ہو گی۔"

(۲۷) راز فاش نہ کرنا: راز فاش کرنا دراصل خیانت ہے۔ اور خیانت کرنا مسلمان کا شیوہ نہیں۔ کسی سے کہی ہوئی راز کی بات دراصل وہ امانت ہے جس کی حفاظت ویسے ہی ہونی چاہئے جس طرح امانت رکھی ہوئی چیزوں کی کی جاتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَت فِيهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا: إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ، وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ» (البخاري ومسلم ومالك)

"چار باتیں جس شخص میں پائی جائیں وہ خالص منافق ہو گا اور جس شخص میں ان میں سے ایک بات بھی ہوئی اس میں نفاق کی علامت ہو گی یہاں تک کہ اس کو ترک کر دے۔ جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے' جب بات کرے تو جھوٹ بولے' جب عہد یا وعدہ کرے تو عہد شکنی یا وعدہ خلافی کرے اور جب جھگڑا کرے تو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برا بھلا کہے۔"

ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ نے یوں بیان فرمایا:

«إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهُوَ أَمَانَةٌ»(أبوداؤد والترمذي)

"جب آدمی کوئی بات کرے اور پھر چلا جائے۔ تو وہ (بات) اس کے پاس امانت ہے۔"

۲۸ پردہ پوشی کرنا: مسلم بہن کی پردہ پوشی اعلیٰ اخلاق میں سے ہے۔ مسلم بہن کو اپنی پڑوسن کے کسی عیب، غلطی یا لغزش کا علم ہو جائے تو اس کو ڈھانکنے کی کوشش کرے۔ نہ خود اس پڑوسن کو بتائے اور نہ کسی غیر کو۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

"اور جس نے مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تبارک و تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔"

۲۹ تہمت اور الزام سے اجتناب: پاک دامن مسلم خاتون پر بہتان لگانا گناہ عظیم ہے اور اسلامی شریعت میں یہ ایسا جرم ہے جس پر حد یعنی سزا مقرر ہے۔ دنیا اور آخرت میں بہتان تراشوں کے لئے لعنت ہے۔

مسلم بہن پر واجب ہے کہ اس امر کے بارے میں بے حد ہوشیار رہے اور ہر بہتان سننے سے اپنے کان بند اور ہر بہتان تراشی سے اپنی زبان بند رکھے۔

اس گھناؤنے جرم کے بارے میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی کتنی سخت تنبیہ قرآن میں آئی ہے، اس کا اندازہ درج ذیل آیات کی تلاوت کر کے آپ خود کر سکتی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں:

﴿ إِنَّ ٱلَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ ٱلْفَٰحِشَةُ فِى ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْءَاخِرَةِ ۚ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿١٩﴾ ﴾ (النور٢٤/ ١٩)

"بے شک جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلے ان کے لئے دنیا اور آخرت میں ایک درد ناک عذاب ہے۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔"

دوسری جگہ ارشاد ہوا:

﴿ وَٱلَّذِينَ يَرْمُونَ ٱلْمُحْصَنَٰتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا۟ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَٱجْلِدُوهُمْ ثَمَٰنِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا۟ لَهُمْ شَهَٰدَةً أَبَدًا ۚ وَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْفَٰسِقُونَ ﴿٤﴾ إِلَّا ٱلَّذِينَ تَابُوا۟ مِنۢ بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا۟ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٥﴾ ﴾

(النور٢٤/ ٤-٥)

اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر الزام لگائیں' پھر اپنے الزام کے ثبوت میں چار گواہ نہ پیش کریں تو ان کو اسی کوڑے مارو اور ان کی کوئی گواہی کبھی قبول نہ کرو' یہی لوگ اصلی فاسق ہیں۔ جو لوگ اس کے بعد توبہ اور اصلاح کر لیں گے تو اللہ مغفرت فرمانے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

اسی سورۃ میں ایک اور مقام پر ارشاد ہوا:

﴿ إِنَّ ٱلَّذِينَ يَرْمُونَ ٱلْمُحْصَنَٰتِ ٱلْغَٰفِلَٰتِ ٱلْمُؤْمِنَٰتِ لُعِنُوا۟ فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْءَاخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٢٣﴾ يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢٤﴾ يَوْمَئِذٍ يُوَفِّيهِمُ اللَّهُ دِينَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ ﴿٢٥﴾ (النور ٢٤/ ٢٣-٢٥)

"اور جو لوگ پاک دامن' بھولی بھالی' ایمان دار عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت ہوئی اور ان کے لئے ایک بڑا عذاب ہے۔ اس دن جس دن ان کی زبانیں' ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان کے سامنے ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔ اس دن اللہ ان کا واجبی بدلہ پورا کر دے گا اور وہ جان لیں گے کہ اللہ ہی حق ہے اور (وہی حق کو) واضح کر دینے والا ہے۔"

٣٠ حقیر نہ جاننا: پڑوسیوں میں کسی کو حقیر اور کمتر نہ سمجھیں۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے کسی مسلم کو حقیر سمجھنے سے ممانعت فرمائی ہے:

«عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ـ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ـ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ: لاَ يَظْلِمُهُ، وَلاَ يَخْذُلُهُ، وَلاَ يَحْقِرُهُ، التَّقْوٰى هَاهُنَا ـ وَيُشِيْرُ إِلَى صَدْرِهِ ثَلاَثَ مِرَارٍ ـ بِحَسْبِ امْرِیءٍ مِّنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ: دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ» (مسلم)

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے' نہ اسے ذلیل کرے' نہ اس کی تحقیر کرے۔ تقویٰ یہاں ہے۔ (اور تین مرتبہ اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ فرمایا)۔ آدمی کے برا ہونے کے لئے یہی کافی ہے

15074

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ ہر مسلمان کا دوسرے مسلمان پر خون' مال اور آبرو حرام ہے۔"

ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لاَ تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ»(البخاري ومسلم)

"اے مسلم خواتین! کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کو حقیر نہ سمجھے خواہ وہ اسے بکری کے پائے (کے سالن) کا ہی ہدیہ کیوں نہ دے۔"

(۳۱) **اذیت نہ دینا:** سمجھدار مسلم خاتون اپنی پڑوسن کو کبھی تکلیف نہیں پہنچاتی۔ پڑوسن کو شعوری یا لاشعوری طور پر تکلیف دینا ایک عام سی بات ہے۔ اگر کوئی پڑوسن کسی مسلم بہن کی جانب سے اذیت میں مبتلا ہے تو اس کے ایمان اور عاقبت کی خیر نہیں' جیسا کہ مذکورہ حدیث میں بیان ہوا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک آدمی نے عرض کیا:

«يَارَسُوْلَ اللهِ! إِنَّ فُلاَنَةَ تُكْثِرُ مِنْ صَلاَتِهَا، وَصَدَقَتِهَا، وَصِيَامِهَا غَيْرَ أَنَّهَا تُؤْذِي جِيْرَانَهَا بِلِسَانِهَا قَالَ: هِيَ فِي النَّارِ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ! فَإِنَّ فُلاَنَةَ يُذْكَرُ مِنْ قِلَّةِ صِيَامِهَا، وَأَنَّهَا تَتَصَدَّقُ بِالأَثْوَارِ مِنَ الأَقِطِ وَلاَ تُؤْذِي جِيْرَانَهَا قَالَ: هِيَ فِي الْجَنَّةِ»

(البخاري ـ الأدب المفرد، وابن حبان والحاكم وأحمد والبيقهي)

"یا رسول اللہ! فلاں عورت کا بہت نمازیں پڑھنے' روزے رکھنے اور خیرات کرنے کا چرچہ ہے مگر وہ اپنی زبان سے اپنے ہمسائے کو تکلیف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیتی ہے۔ فرمایا کہ وہ جہنمی ہے۔ عرض کیا کہ فلاں عورت کم روزے رکھنے' کم صدقہ دینے اور کم نمازیں پڑھنے میں مشہور ہے۔ وہ پنیر کے ٹکڑے ہی خیرات کرتی ہے لیکن زبان سے اپنے ہمسائے کو تکلیف نہیں پہنچاتی۔ فرمایا کہ وہ جنتی ہے۔"

اذیت دینے کی کئی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ موجودہ زمانے میں فلیٹوں میں رہائش عام ہے۔ نیچے رہنے والوں کو اوپر والوں سے کافی اذیت پہنچتی ہے۔ مثلاً اوپر کی پڑوسن کپڑے دھو کر اچھی طرح نچوڑے بغیر اپنی بالکونی میں پھیلا دے جس کا پانی نیچے والے فلیٹ میں ٹپکے۔ فلیٹ کی دھلائی کرتے وقت بے احتیاطی برتی جائے تو وہ پانی بھی دوسرے فلیٹ میں جا سکتا ہے۔ اوپر رہنے والوں کے بچے وقت بے وقت اگر دوڑ بھاگ اور اودھم مچاتے ہیں یا بھاری اشیاء فرش پر گراتے ہیں تو نیچے والوں کی نیند حرام ہو سکتی ہے۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ اوپر والی منزل کے لوگ وہیں سے کوڑا کرکٹ نیچے پھینکتے ہیں جس کا ایک حصہ اڑ کر دوسرے فلیٹ میں یا نیچے گزرتے کسی پڑوسی کے سر پر یا گاڑی کے شیشے پر گر سکتا ہے۔ فلیٹ میں اگر اصلاح کرائی ہو اور اس کے لئے موزوں وقت کا انتخاب نہ کیا جائے یا پڑوسنوں کو پیشگی اطلاع نہ دی جائے تو ان کی زندگی اجیرن ہو سکتی ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کوڑا اور گندگی فلیٹ کے باہر دروازے پر اس طرح رکھ دیا جائے کہ دوسرے لوگوں کو بدبو یا کریہہ منظر سے اذیت ہو۔ کھڑکی یا دروازے کھولنے' بند کرنے یا چیخنے چلانے اور زور زور سے بولنے سے بھی دوسروں کو کافی اذیت ہوتی ہے۔ مریض اور چھوٹے بچے تو کافی تکلیف اٹھاتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایذا رسانی کے ان سارے اسباب سے بچنا اور گھر والوں کو بچانا ایک باشعور مسلم کے لئے بے حد ضروری ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ساری عبادات اور نیکیاں اس ایک برائی کی بھینٹ چڑھ جائیں جیسا کہ ہم نے پچھلی حدیث میں دیکھا کہ وہ عورت اپنی ساری نیکیوں کے باوجود جہنم رسید ہوئی کیونکہ وہ پڑوسن کو ایذا پہنچاتی تھی۔

(۳۲) **ہمسائے کے بچوں کو تکلیف نہ دینا:** آپ کے بچوں کی طرف سے بھی پڑوسن کو اذیت پہنچ سکتی ہے۔ اگر آپ کے بچے پڑوسن کے بچوں کو تنگ کریں یا انھیں ماریں پیٹیں تو آپ کی ذمہ داری ہے کہ فوراً ان کی مدد کریں اور اپنے بچوں کی اصلاح کریں۔

مزید برآں یہ کہ اگر آپ دیکھیں کہ ان کے بچے کوئی نقصان دہ کام کر رہے ہیں یا تکلیف میں ہیں یا آپ کے کانوں میں چھوٹے بچوں کے بے تحاشہ رونے کی آواز سنائی دے تو آپ کا فرض ہے کہ ان کے بچپنے پر رحم کھاتے ہوئے ان کی مدد کریں۔

﴿ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ ءَامَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ﴿١٧﴾ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ﴿١٨﴾ ﴾ (البلد ٩٠/ ١٧-١٨)

"پھر ان لوگوں میں شامل ہو جو ایمان لائے اور جنھوں نے ایک دوسرے کو صبر اور رحم کرنے کی تلقین کی۔ یہ لوگ ہیں دائیں بازو والے۔"

(۳۳) **بلا اجازت کوئی چیز لینے کی ممانعت:** مسلم بہن کو پڑوسن کی اجازت کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بغیر اس کی عدم موجودگی یا اس کی موجودگی میں کوئی چیز نہیں لینی چاہیے۔ پڑوسن کے گھر سے چوری کرنے سے رسول اللہ نے منع فرمایا ہے اور اس کی سزا دوسری چوریوں کے مقابلے میں زیادہ بتائی ہے۔

بسا اوقات قربت یا بے تکلفی میں ایسا ہوتا ہے کہ اجازت لینے کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی۔ صحیح اسلامی طریقہ یہ ہے کہ ہر چیز لینے سے پہلے اجازت لے لی جائے اور ضرورت پوری ہوتے ہی واپس کر دی جائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاتمہ

یہاں یہ کتاب اختتام کو پہنچتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکام اور رسول اللہ ﷺ کی حدیث اور سنت مبارکہ پر عمل کر کے مسلم بہنیں دونوں جہاں کی مسرتوں سے ہمکنار ہو سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب میں اللہ اور اس کے رسول کی جو تعلیمات ہماری نظروں سے گزریں' ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

المکتبۃ الرحمانیہ
۹۹ - جے ماڈل ٹاؤن - لاہور
نمبر ...15074.....

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

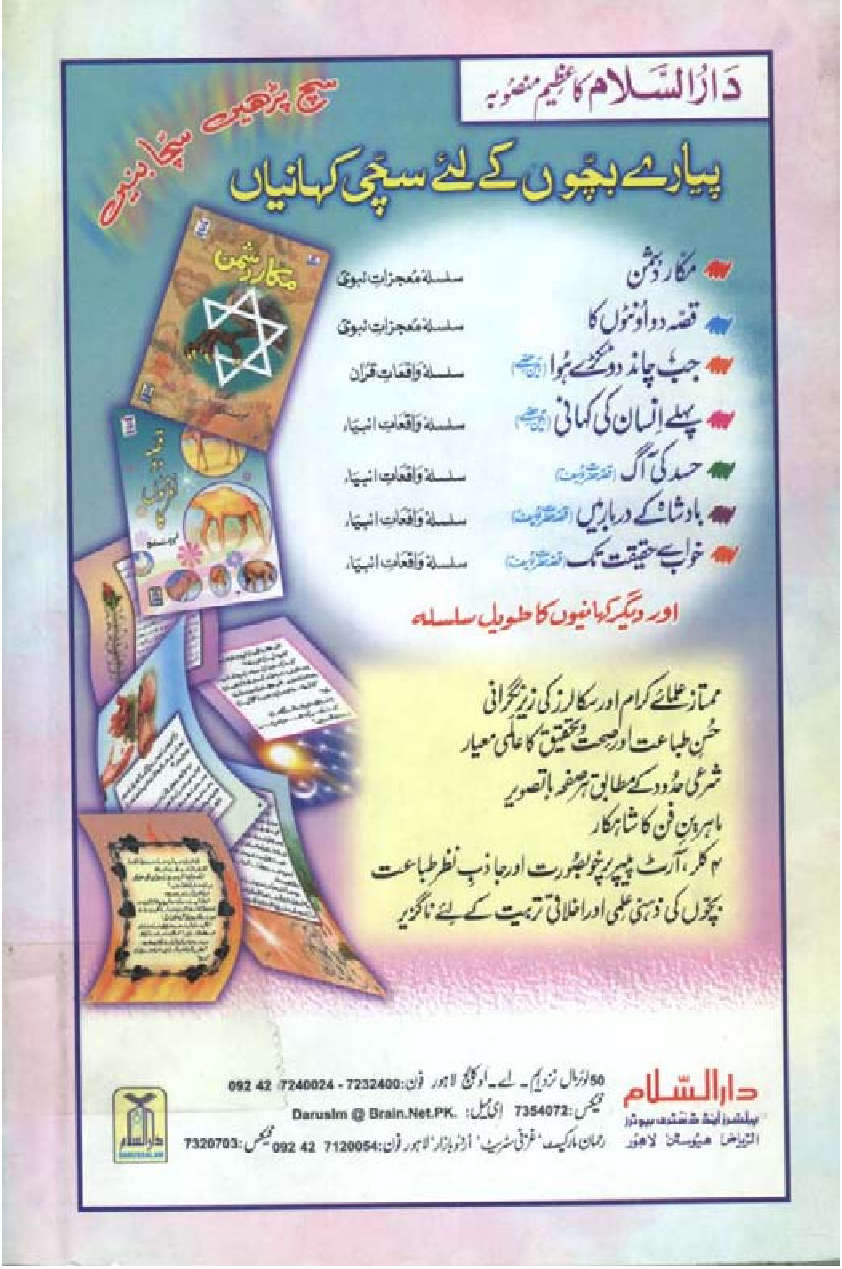

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ